مصباح النور

اُردو ترجمہ

تذکرۃ الموتیٰ والقبور

از تصانیف

عالم ربّانی فقیہ اعظم قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الریان مولانا مولوی محمد رمضان صاحب فاضل حزب الاحناف لاہور

ناشر

سید محمد حسن جیلانی قادری نوری

ملنے کا پتہ

نوری کتب خانہ نوری مسجد اسلام گنج لاہور ۱۲

تذکرۃ المعاد

نافع العباد ترجمہ اُردو:- جس میں
حشر و نشر اور قبور کے مسائل اور علامات
قیامت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور
بے شمار مسائل از رُوئے حدیث
بیان کیے گئے ہیں۔ نایاب کتاب
ہے۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے

الامن والعلیٰ:- حضور پُر نور سیدِ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دافع البلاء
کہنے کے اثبات و احقاق اور شر لعابات
طائفہ وہابیہ کے ابطال و ازہاق میں
یہ بے مثل کتاب ہے۔ قیمت ۲/۸/-

الاستمداد:- یہ تین سو ساٹھ شعر کا
مبارک قصیدہ سلیس اُردو میں
جس میں غیر مذاہب کے دو سو تین
اقوال نامناسب معہ شرح و تکملہ
قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

الکوکبۃ الشہابیہ:- اثبات
ضلالت غیر مذاہب میں یہ مبارک
کتاب ہے جس میں اُن کے پیشواؤں کی
کتابوں سے اُن کے اقوال اور کتب
علماء سے اُن پر حکم ضلال بہ لفظ اِن
صفحات دیا ہے۔ قیمت ۱۲ آنے

الباقیۃ الواسطہ:- شغلِ برزخ کے
اثبات اور وہابیہ کے ابطال اور
اشکالات میں یہ مبارک فتویٰ ہے۔ ۴/

احکامِ شریعت:- مجموعۂ مبارکہ
جامعہ مسائلِ ضروریہ۔ حاوی
احکامِ شرعیہ، معدن نکاتِ لطیفہ،
مخزنِ اسرارِ عجیبہ حصہ اوّل -/۱/۱
حصہ دوم -/۱/۱ حصہ سوم -/۱/۱

السماع الاربعین:- شفاعت کا
سہرا شبِ اسریٰ کے دُولہا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر رہا۔
بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ قیمت ۲/

الملفوظ:- جس میں مسلمانانِ عالم
کے لیے ایک اعلیٰ ترین دستور العمل
ہے۔ حصہ اوّل -/۱/۱ حصہ دوم -/۱/۱
حصہ سوم -/۱/۱ حصہ چہارم -/۱/۱

الصمصام علیٰ مشکک فی
آیتِ علوم الارحام:- نصاریٰ کے
ایک زبردست اعتراض کا
جواب۔ قیمت ۴/

اقامۃ القیامۃ:- اکابر اولیاء و علماء کے
پاک ارشادات مسئلہ قیامِ میلاد مبارک
میں بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ [illegible]

مصباح النور

اردو ترجمہ

تذکرۃ الموتیٰ والقبور

از تصانیف

عالم ربانی فقیہہ اعظم قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالریحان مولانا مولوی محمد رمضان صاحب فاضل حزب الاحناف لاہور

ناشر

سید محمد حسن جیلانی قادری نوری

ملنے کا پتہ

نوری کتبخانہ بازار داتا صاحب لاہور

۱۰۰

پیش لفظ

آج کل امورِ دینیہ میں جتنی بے پروائی اور بے رغبتی ہو رہی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ بڑی بڑی کتابوں کے مطالعہ سے لوگ گھبراتے ہیں۔ ذرا سی کوئی مشکل کتاب عربی اور فارسی زبان میں ہوئی اس کے پڑھنے سے گریز کرتے ہیں۔ عوام کے علاوہ آج کل کئی عربی کے فارغ التحصیل طلباء بھی فارسی زبان سے ناواقف ہیں چونکہ یہ رسالہ مسائل دینی میں مختصر اور مفید تھا اور آج کل نایاب تھا۔ اس لئے عوام کی سہولت کیلئے "نوری کتب خانہ" نے مناسب سمجھا کہ اس کا اردو زبان میں ترجمہ کر دیا جائے تاکہ لوگ اس سے مستفیض ہوں۔ اس لئے ناظرین سے التماس ہے کہ اس عاجز کو دعائے خیر سے یاد رکھیں اور اگر کوئی غلطی ہو۔ تو دامنِ عفو کو بکار لائیں۔

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۱ء

احقر الانام مولوی ابو الریان محمد رمضان

مہاجر ریاست پٹیالہ۔ حال وارد لاہور

(مطبوعہ: تعلیمی پریس لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ الَّذِیْ یُثَبِّتُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ بِخَیْرِ الْاَدْیَانِ بِفَلَاحِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ —

بعد حمد صلوٰۃ کے فقیر حقیر محمد ثناء اللہ عثمانی پانی پتی مجددی عرض کرتا ہے کہ مرنا ایک امر ضروری ہے جس سے مفر نہیں۔ موت کا ذکر کرنا اور اس کے احوال کا یاد رکھنا دفع غفلت کا باعث اور موجب برکات ہے۔ لہٰذا زبان فارسی میں رسالہ موت کے احوال اور مُردوں کے حالات اور قبروں کے احوال میں امام المتاخرین شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے استفادہ کر کے لکھا جاتا ہے۔ تاکہ اس کا فیض عام ہو۔

باب موت کے بارہ میں

ابن ابی شیبہ نے حسن بصری علیہ الرحمۃ سے روایت کی جب حق تعالےٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کو پیدا کیا۔ فرشتوں نے کہا الٰہی! زمین ان کے لئے گنجائش نہ رکھے گی۔ حق تعالےٰ نے فرمایا میں ان کے لئے موت کو پیدا کروں گا۔ فرشتوں نے کہا پھر ان کو زندگی گوارا نہ ہوگی اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں ان کو طولِ اَمل[1] دوں گا۔ احمد نے مجاہد سے نقل کیا جب اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام

[1] یعنی امید جیسے مکان بنانے کی خواہش وغیرہ

کوزمین پر بھیجا تو ان سے فرمایا اِبنِ لِلْخَرَابِ وَلِدْ لِلْمَوْتِ (ترجمہ) ویران ہونے کے لئے مکان بنا اور مرنے کے لئے جن مسئلہ موت کی تمنا کرنا اور رنج و مصیبت کی وجہ سے اس کی دعا کرنا جائز نہیں صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنج کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرو اگر لاچار ہو جاؤ تو یہ دعا کرو اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ (ترجمہ) اے خداوند مجھ کو زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مار مجھ کو جس وقت موت میرے لئے بہتر ہے۔ موت کی تمنا سے منع کرنے کے متعلق احادیث بہت ہیں اگر نیک ہے شاید نیکی زیادہ کرے اور اگر بدکار ہے شاید توبہ کرے۔ بخاری نے اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی۔ اور ترمذی اور احمد اور حاکم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اس کے نیک ہوں۔ پھر پوچھا سب سے برا آدمی کون ہے آپ نے فرمایا جس شخص کی عمر لمبی ہو اور عمل اس کے برے ہوں یہ حدیث صحیح ہے اور احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی شہید ہوا اور اس کا بھائی ایک سال بعد مرا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں بہشت کو دیکھا اس کے بھائی کو انہوں نے شہید سے آگے دیکھا اور اس خواب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے بیان کیا اور تعجب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھائی بعد میں مرا ہے آیا اس نے ایک ماہ رمضان کے روزے اور ایک سال کی نماز ادا نہیں کی مطلب یہ کہ تعجب کی بات نہیں مسئلہ۔ اگر دین میں فتنہ دیکھے تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ (ترجمہ) اے اللہ جس وقت تو کسی قوم سے فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھے اپنی طرف اُٹھا کہ فتنہ نہ پہنچا ہو اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیئے کہ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے مگر جس وقت اس کو نیک عمل کرنے کا بھروسہ نہ ہو۔ (فصل) بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مومن کا تحفہ ہے اسی طرح حضرت جابر و امام حسین اور عائشہ رضی اللہ عنہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اَلْمَوْتُ غَنِیْمَةُ الْمُؤْمِنِ وَرَیْحَانَةُ الْمُؤْمِنِ ؕ (ترجمہ) موت مومن کی غنیمت اور مومن کا پھول ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ دو چیزوں کو آدمی مکروہ جانتا ہے موت کو اور موت معصیت سے بہتر ہے اور قلت مال کو اور قلت مال کی وجہ سے حساب کم ہوگا (فائدہ) بزرگوں نے کبھی وصال حق کے شوق کی وجہ سے موت کی آرزو کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتِ وفات دعا کی اَللّٰھُمَّ الرُّفَقَاءُ الْاَعْلٰی (ترجمہ) اے اللہ بلند مرتبہ رفیقوں کی تمنا ہے اور یوسف علیہ السلام نے کہا تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ؕ موت دے تو مجھے اسلام کی حالت میں اور ملا دے

بجھے صالحین کے ساتھ۔ اور طبرانی نے ابومالک اشعری سے روایت کی۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الٰہی! موت کو محبوب کر ہر اس شخص کی طرف جو مجھے رسول جانتا ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

من شوم عریاں زتن واز خیال
تا خرامم در نہایات الوصال

(ترجمہ) میں تن اور خیال سے مجرد ہو جاؤں (یعنی مرجاؤں) تاکہ سیر کروں میں ملاقات کی نہایت میں۔ (فصل) قرطبی نے فرمایا حدیث میں آیا ہے کہ بعض انبیا علیہم السلام نے ملک الموت سے کہا تو اپنے آنے سے پہلے کس لئے کسی کو نہیں بھیجتا تاکہ آدمی خبردار ہوجائیں۔ ملک الموت نے کہا خدا کی قسم میرے آنے سے پہلے کتنی چیزیں آتی ہیں اور خبردار کرتی ہیں۔ بیماری۔ بڑھاپا۔ قوت سماعت میں کمی۔ بصارت کی کمزوری۔ تو جب وہ مجھے یاد نہ کرے اور توبہ نہ کرے میں موت کے وقت اس کو آواز دیتا ہوں۔ آیا میں نے تیرے پاس قاصد کے بعد قاصد اور خبردار کرنے والے کے بعد خبر کرنے والا۔ اور ڈر سنانے والے کے بعد ڈر سنانے والا نہ بھیجا تھا اب میں خود قاصد اور نذیر ہوں اور میرے بعد کوئی اور قاصد اور ڈر سنانیوالا نہیں ہے۔ اور حدیث صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالےٰ نے ساٹھ برس کی عمر دی۔ اس کیلئے کوئی عذر باقی نہ چھوڑا

باب خاتمہ بالخیر کی علامت اور بُرے خاتمہ کی علامت کے بارہ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے سے اللہ تعالیٰ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کی موت سے پہلے اس سے نیک عمل کراتا ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہٗ اور احمد نے عمرو بن الجموح سے اسی طرح روایت کیا۔ کہ ہمسایہ اس سے راضی ہوتا ہے۔ احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کے مرنے سے ایک سال پہلے اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کے کام کو مضبوط کرتا ہے اور اس کو نیکی کی توفیق دیتا ہے۔ تاکہ وہ نیک ترین اوقات میں مرے تو جب موت حاضر ہوتی ہے وہ دیکھتا ہے جو کچھ خدائے تعالیٰ نے اس کے لئے مہیا کیا ہے تو اس کی جان حرص کی وجہ سے نکلنے کا قصد کرتی ہے اور اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے مرنے سے ایک سال پہلے اس پر اللہ تعالیٰ ایک شیطان کو مسلط فرماتا ہے تاکہ اس کو گمراہ کرے اور وہ بدترین اوقات میں مرے تو جب موت حاضر ہوتی ہے اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے مہیا کیا ہے۔ عذاب وغیرہ سے تو اس کی

جان نکلنے کو مکروہ جاننے کی وجہ سے قصد تیچے جانے کا کرتی ہے اور اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو مکروہ جانتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے ملنے کو مکروہ جانتا ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے۔ بُرے خاتمے کی وجوہات چار چیزیں ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ نماز میں سستی کرنا اور شراب پینا۔ نافرمانی کرنا۔ مسلمانوں کو ایذا دینا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مرتے وقت پیشانی سے پسینہ آتا ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا اور حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور اس کو صحیح کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مرتے وقت پیشانی سے پسینہ آئے اور آنکھوں سے پانی بہے اور ناک کا پردہ فراخ ہو جائے تو رحمت خدا نے اس پر نزول کیا ہے اور اگر اس کے گلے سے گلا گھٹے ہوئے اونٹ کی آواز آئے اور رنگ اس کا خراب ہو جائے اور اس کے کان کے پاس گڑھے پڑ جائیں تو عذاب خدا آیا ہے اس حدیث کو ترمذی نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے موت مومن کی پیشانی کے پسینہ سے آتی ہے اور کوئی مسلمان نہیں مگر اس سے گناہ ہو جاتا ہے۔ اس کے عوض رنج اور سختی دنیا میں ہوتی ہے اور جو کچھ رہ جاتا ہے موت کی سختی سے بدلا ہو جاتا ہے اس حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیہقی نے روایت کیا۔

فائدہ۔ سختی موت کی مومن اور کافر دونوں کو ہوتی ہے مگر مومن کے لئے رحمت ہے کہ گناہ کا کفارہ اور درجہ بلند ہونے کا سبب ہوتی ہے

اور کافر کے لئے پہلی سختی ہے جو اس کو ہوتی ہے اور کبھی کافر پر بسبب
بعض اعمال صالحہ کے موت کے وقت کہ دنیا کے آخری ایام ہیں آسانی
ہوتی ہے۔ اسی طرح ابن مسعود سے طبرانی نے روایت کیا اور وہب
ابن الورد دینوری سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں دنیا
سے نہیں نکالتا کسی کو مگر میں جس شخص کے لئے رحمت چاہتا ہوں تو وہ
جو گناہ کرتا ہے اس کے عوض اہل دولت میں بیماری اور مصیبت۔ تنگی
رزق اور تنگی معاش عام آدمیوں میں دیتا ہوں اور اگر پھر بھی اس
کے گناہ باقی رہ جاتے ہیں تو موت کے وقت میں سختی کرتا ہوں تاکہ وہ
گناہوں سے پاک ہو کر مرے جیسا کہ وہ ولادت کے دن گناہوں سے
پاک تھا اور جس کسی کے حق میں میں عذاب چاہتا ہوں تو اس کی ہر نیکی کے بدلے
میں بدن کی صحت اور فراخی رزق اور راحت کی زندگی اور امن دیتا ہوں
اگر پھر بھی اس کی نیکیاں باقی رہیں تو موت کو اس پر آسان کرتا ہوں تاکہ جب
وہ مرے تو کوئی نیکی اس کی باقی نہ رہے کہ جہنم کی پناہ ہو اور ابن ماجہ نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مسلمان کو ہر چیز میں ثواب پہنچتا
ہے یہاں تک کہ موت کے وقت کی سختی میں بھی ثواب پہنچتا ہے ابن ابی الدنیا
نے حدیث صحیح سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کی سختی تلوار کی تین سو ضرب کے بقدر ہوتی
ہے اور نیز انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ موت کی سختی
سے ہزار ضرب تلوار کی آسان ہے۔ اور خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے

اسی طرح روایت کیا اور شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی۔ صرف ناخن سے کھجلانے کے مانند تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح خطیب نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

باب اس بارہ میں کہ مرض موت میں انسان کیا کہے اور دوسرے لوگ مرنیوالے کے پاس کیا کہیں اور میت کو تلقین کرنیکے بارہ میں اور بعد موت جو کچھ کہا جاتا ہے اسکے بارہ میں

حاکم نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص مرض موت میں چالیس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ پڑھے اگر اس مرض میں مرے گا تو ثواب شہید کا پائے گا اور اگر تندرست ہو جائے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور مروزی نے بکر بن عبداللہ المزنی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو گا وہ بہشت میں داخل ہو گا۔ مسلم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جس کو موت حاضر ہو اس کو تلقین کرو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک لڑکے کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تلقین کرتے تھے لیکن وہ والدین کی نافرمانی کی وجہ سے کہہ نہیں سکتا تھا جس وقت اس کی ماں راضی ہوئی تو اس وقت اس نے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ بِیْ مِنَ النَّارِ ۔ (ترجمہ) سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے بسبب میرے اس کو آگ سے خلاصی دی ۔۔۔ ابن عساکر نے عبد المجاری سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو موت کے وقت کلمہ پڑھنے کو کہا گیا اس نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا ۔

جب وہ ہوش میں آیا اس نے کہا کہ میں ایک ایسی قوم کے ساتھ صحبت رکھتا تھا جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بُرا کہنے کا حکم کرتی تھی یہ اس کی وجہ ہے

(فصل) ابن ابی الدنیا نے اور دیلمی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر محتضر (جس کو موت حاضر ہو) کے روبرو سورہ یٰسین پڑھی جائے تو خدا تعالیٰ اس پر موت کو آسان کر دیتا ہے ۔ اور ابن ابی شیبہ نے اور مروزی نے شعبی سے روایت کی ہے ۔ کہ انصار میت کے نزدیک سورہ بقر پڑھتے تھے مروزی نے جابر بن زید سے روایت کی ہے کہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے ۔ وقت موت کے سورہ رعد کے پڑھنے کو اس کے پڑھنے سے موت آسان ہوتی ہے اور کہتے تھے کسی شخص کے مرنے سے ایک گھنٹہ پیشتر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ دعا پڑھتے تھے ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَبَرِّدْ عَلَیْہِ مَضْجَعَہٗ وَوَسِّعْ عَلَیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَعْطِہِ الرَّاحَۃَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ وَتَوَلَّ نَفْسَہٗ وَصَعِّدْ رُوْحَہٗ فِیْ اَرْوَاحِ الصَّالِحِیْنَ وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ فِیْ دَارٍ یَبْقٰی فِیْھَا الْقِیٰمَۃُ وَاَذْھِبْ عَنَّا النَّصَبَ وَاللُّغُوْبَ وَیُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہ (ترجمہ) یا اللہ تو بخش فلاں عورت کے فلاں بیٹے کو اور اس کی قبر کو اس پر ٹھنڈی کر دے اور اس کی قبر کو فراخ کر دے اور موت کے بعد اس کو راحت عطا کر اور اس کو اس کے نبی سے ملا دے اور اس کے نفس کو دوست رکھ اور اس کی روح کو نیک لوگوں کی روح میں پہنچا دے اور اکٹھا کر تو اس کو اور ہم کو ایسے گھر میں جس میں صحت باقی رہے اور دور کر تو ہم سے رنج کو اور ماندگی کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے اور اس دعا کی تکرار کرے۔ یہاں تک کہ اس کی روح قبض ہو جائے۔ اور ابن ابی شیبہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ محتضر کے پاس سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ پڑھا جائے۔ طبرانی نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا۔ فرشتے میت کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور میت کے گھر والے جو دعا مانگیں اس پر وہ آمین کہتے ہیں اور اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَوْمَ الدِّيْنِ (ترجمہ) یا اللہ ہدایت کئے ہوؤں میں اس کا درجہ بلند کر اور خلیفہ ہو اس کا اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اور بخش ہم کو اور اس کو قیامت کے روز۔

باب ملک الموت اور اس کے مددگاروں کے بیان میں

ابی بن الدنیا نے عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ
السلام کو اپنا خلیل بنایا تو ملک الموت نے جناب الٰہی میں عرض کی مجھے اجازت
ہو تو میں خلیل علیہ السلام کو اس امر کی بشارت دوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو
اجازت مرحمت فرمادی۔ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور
ان کو بشارت دی۔ ابراہیم علیہ السلام حمد خدا بجا لائے۔ اس کے بعد ملک الموت
سے کہا کہ تو کافروں کی روح کو کس طرح قبض کرتا ہے۔ ملک الموت نے کہا کہ
آپ اس کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا رکھتا
ہوں۔ ملک الموت نے کہا آپ میری طرف سے منہ پھیر لیں انھوں نے منہ پھیر لیا
اس کے بعد ملک الموت کو دیکھا ایک سیاہ فام آدمی کی شکل میں کہ سر اس کا
آسمان سے لگ رہا ہے اور اس کے تمام بدن کے بالوں میں ایک مرد کی صورت
ہے کہ اس کے منہ سے اور مسام سے آگ کا شعلہ نکل رہا ہے ابراہیم علیہ السلام
نے جب اس کو اس طرح دیکھا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی اس کے بعد آپ کو افاقہ
ہوا اور ملک الموت کو اصلی صورت میں دیکھا اور اس سے کہا اے ملک الموت
اگر کافر کو دنیا میں کوئی رنج اور بلا نہ ہو تیری اس صورت کا دیکھنا بڑے
رنج کا باعث ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ اب مجھ کو دکھا کہ تو مومن
کی روح کس طرح قبض کرتا ہے ملک الموت نے کہا آپ میرے سے منہ پھیر لیں
ابراہیم علیہ السلام نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اس کے بعد دیکھا کہ
ایک جوان خوبصورت آدمی ہے اور سفید کپڑے پہنے ہوئے ہے ان میں خوشبو
لگی ہوئی ہے اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت! اگر

مسلمان کو مرنے کے وقت دوسرا عیش و آرام نہ ہو۔ البتہ تیری صورت کا دیکھنا کافی ہے۔ اور اسی طرح ابن ابی الدنیا نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کی۔ کہ لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ملک الموت ایک ہے اور مشرق ومغرب کی جنگوں کی صفوں میں اور اس کے درمیان لوگ مرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیا ہے۔ ملک الموت کے لئے تمام دنیا کو جیسا کہ ایک تھال تمہارے پاس ہو۔ احمد نے معمر سے روایت کی کہ ملک الموت انسان کی اجل کو نہیں جانتا یہاں تک کہ اس کو روح قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے اور ابن ابی الدنیا نے ابن جریج سے روایت کی کہ ملک الموت کو حکم ہوتا ہے فلاں شخص کی روح فلاں وقت قبض کر۔ ابو نعیم وغیرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے۔ کہ تمام زمین ملک الموت کے نزدیک ایک تھال کے مانند ہے جس جگہ سے چاہتا ہے لیتا ہے اور اس کے لئے مددگار ہیں اور اس کے روبرو روح قبض کرتے ہیں۔ پھر ملک الموت لیتا ہے۔ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ملک الموت کے ہمراہ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں۔ پاک جان کو قبض کر کے رحمت کے فرشتوں کو دیتا ہے اور خبیث جان کو ملائکہ عذاب کے سپرد کرتا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ملک الموت کے اور کئی مددگار فرشتے ہیں۔

اور اسی طرح ابو الشیخ نے امام نخعی سے روایت کی اور کہا اعوان (مددگاروں) سے روح کو ملک الموت لے لیتا ہے اور ابن واہب سے مروی ہے۔ جو ملائکہ آدمیوں کے ہمراہ ہیں۔ وہی اجل کو لکھتے ہیں اور وہی روح کو قبض کرتے ہیں اور ملک الموت کے سپرد کرتے ہیں۔ ملک الموت ان کا سردار ہے۔ طبرانی اور ابن مندہ نے حارث بن خزرج سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری جوان کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا اس سے فرمایا اے ملک الموت ہمارے دوست کے ساتھ رفق و مہربانی کر کہ مسلمان ہے۔ ملک الموت نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر مسلمان کے ساتھ رفیق اور مہربان ہوں اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جان لیں کہ میں ابن آدم کی روح کو قبض کرتا ہوں۔ جس وقت وہ رونے کی آواز نکالتے ہیں (یعنی میت کے گھر والے) اس وقت میں گھر میں کھڑا ہوتا ہوں اور میرے پاس روح ہوتی ہے اور میں کہتا ہوں اے رونے والو! قسم خدا کی میں نے اس کے ساتھ ظلم نہیں کیا اور وقت سے پہلے اس کی روح نہیں نکالی اور جلدی نہیں کی اور روح قبض کرنے میں میرا کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم حکمِ خدا سے راضی ہو گے تو ثواب پاؤ گے اگر ناخوش ہو گے گنہگار ہو گے اور یقیناً مجھے تمہارے پاس پھر واپس آنا ہے اور پھر آنا ہے تو ہشیار ہو جاؤ اور کوئی گھر نہیں نیک کا ہو یا بد کا ہو مگر میں شب و روز اس پر متوجہ ہوتا ہوں یہاں تک کہ میں ہر چھوٹے اور بڑے کو اس کے نفس سے زیادہ پہچانتا

ہوں اور قسم خدا کی اگر ایک مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر میں قبض نہیں کر سکتا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نماز کے وقتوں میں ملک الموت آدمیوں پر متوجہ ہوتا ہے جب کسی کے مرنے کے وقت پر مطلع ہوتا ہے اور وہ شخص نماز پنجگانہ کا پابند ہو اس کے پاس آتا ہے شیاطین کو اس سے دفع کرتا ہے اور کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کو تلقین کرتا ہے۔ ابن ماجہ نے ابی اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے روحوں کا قبض کرنا ملک الموت کے سپرد کیا لیکن جو لوگ سفر حج کے لئے جہاز میں سوار ہوتے ہیں اور انتقال کر جاتے ہیں ان کی روح اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے۔

فصل ۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ شعبان کی پندرھویں رات کو لکھا جاتا ہے جن لوگوں نے اس سال مرنا ہے۔ فرمایا ایک شخص نکاح کرتا ہے اور اس کے اولاد ہوتی ہے اور نام اس کا مُردوں میں لکھا ہوتا ہے اور ملک الموت کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ ان لوگوں کی روح قبض کرنے کے لئے جنہوں نے اس سال مرنا ہے اسی طرح حدیث مرفوع اور موقوف میں آیا ہے۔ حاکم نے مستدرک میں عقبہ بن عامر سے روایت کی۔ اول جو شخص آدمی کی موت کو جانتا ہے اس کا نگہبان ہے جو اس کے عمل کو آسمان پر لے جاتا ہے اور آسمان سے اس کا رزق لاتا ہے جب وقت اس کا رزق نہیں آتا وہ جان لیتا ہے کہ یہ شخص اب مر جائیگا

باب مومن اور کافر کی کیفیت میں اور فرشتوں کے بیان میں کہ مرنے کے وقت آتے ہیں اور جو کچھ میت دیکھتا اور سنتا ہے

احمد اور ابوداؤد وغیرہ نے بطریق صحیح براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کے جنازہ پر دو تین بار اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ) (میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے) اور پھر فرمایا بندہ مومن کے مرنے کے وقت آسمان سے فرشتے اُترتے ہیں جن کے چہرے خوبصورت مثل آفتاب کے ہوتے ہیں اور ان کے پاس جنت کے کفن اور خوشبو ہوتی ہے۔ مرنے والے کے اردگرد اس کی حد بصر تک بیٹھ جاتے ہیں اس کے بعد ملک الموت آکر اس کے سر کے نزدیک آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خدا کے ذکر سے آرام پائے ہوئے نفس اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور بخشش کی طرف نکل آ تو جان اس کی آسانی کے ساتھ نکل آتی ہے۔ پھر ملک الموت اس کی روح کو لیتا ہے اور آنکھ جھپکنے کی مدت میں ملک الموت سے میت کے اردگرد بیٹھنے والے فرشتے روح کو لے کر خوشبودار کپڑوں میں اس کو رکھ لیتے ہیں اور اس روح سے مشک سے عمدہ خوشبو آتی ہے پھر اس روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور ہر گروہ فرشتوں کا جو اس کو لیتا ہے وہ کہتا ہے کیا اچھی اور پاک روح ہے اور اس کا نام بڑی تعظیم سے لیتے ہیں کہ فلاں بن فلاں ہے۔ یہاں تک کہ اس روح کو لے کر آسمان پر جاتے ہیں

اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولتے ہیں اور کھلواتے ہیں اور اس روح کے پیچھے پیچھے فرشتے چلتے ہیں۔ ہر آسمان کے ملائکہ مقربین ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میرے بندے کا نام علیین میں لکھو اور پھر اس کو زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اس کو زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی میں دوبارہ لوٹاؤں گا اور اسی جگہ سے پھر نکالوں گا۔ تو اس روح کو اس کے بدن میں لوٹایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں۔ مَنْ رَبُّكَ یعنی تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے۔ پروردگار میرا اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتے ہیں یہ کون مرد ہے۔ جو تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا ہے تو وہ کہتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں۔ تجھے کیسے معلوم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا ہے میں ایمان لایا ہوں اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے تو ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لئے جنت سے فرش بچھاؤ اور جنت کا اسے لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو۔ تو اس کے پاس نہایت اچھی ہوا آتی ہے اور جنت کی خوشبو آتی ہے اور

مد بصر تک اس کی قبر فراخ کردی جاتی ہے۔ بعدہ اس کے پاس ایک
خوبصورت آدمی پاکیزہ اور خوشبودار لباس پہنے ہوئے آتا ہے اور
وہ میت سے کہتا ہے تو خوش ہو اس چیز سے کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے لئے
آسانی کردی۔ یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا میت کہتا
ہے تو کون ہے تیرے دیکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے وہ کہتا ہے میں
تیرا نیک عمل ہوں تو میت کہتا ہے اے پروردگار قیامت قائم کرتا کہ
میں اپنے اہل و عیال کی طرف رجوع کروں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بلاشبہ بندۂ کافر کے مرنے کے وقت سیاہ رُو ملائکہ آتے
ہیں جن کے پاس دوزخ سے لایا ہوا لوہے کا لباس ہوتا ہے اور وہ میت
کی مد بصر تک پاس کے گرداگرد بیٹھ جاتے ہیں اور ملک الموت اس کے سرہانے
آکر بیٹھتا ہے۔ اس کے بعد کہتا ہے نکل اے خبیث نفس اللہ تعالےٰ کے غضب
کی طرف چنانچہ اس کی روح اس کے بدن میں متفرق ہو جاتی ہے اور ملک الموت
کھینچتا ہے جیسے گرم سیخ کو گیلی پشم میں سے کھینچتے ہیں۔ تو ملک الموت اس روح
کو لیتا ہے اور ملائکہ عذاب آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی ملک الموت کے پاس اس
روح کو نہیں چھوڑتے اور اس کو لوہے کا دوزخی لباس پہناتے ہیں اور
اس روح سے مردار سے زیادہ بدبو آتی ہے اور پھر اس کو لیکر آسمان
کی طرف فرشتے جاتے ہیں جب ملائکہ کی جماعت پر سے وہ روح گذرتی ہے
وہ فرشتے کہتے ہیں کس قدر یہ روح خبیث ہے۔ تو ان فرشتوں کو کہا جاتا
ہے یہ فلاں شخص فلاں شخص کا بیٹا ہے اور دنیا میں جو اس کے برے برے

نام تھے وہ فرشتوں کو بتلائے جاتے ہیں۔ پھر اس روح کو آسمان کی طرف
لے جاتے ہیں لیکن اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے
یہ حدیث بیان فرماتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی
لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ (ترجمہ) ان کے لئے آسمانوں کے
دروازے نہیں کھولے جاتے۔ پھر اس کو وہاں سے گرا دیا جاتا ہے۔ پھر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور استشہاد کے یہ آیت پڑھی۔ فَكَاَنَّمَا خَرَّ
مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ
سَحِيْقٍ (ترجمہ گویا وہ آسمان سے گر پڑا ہے تو اس کو پرندے اٹھا کر لیگئے
یا گرا دیا اس کو ہوا نے دور مکان میں۔ پھر اس کی روح کو اس کے بدن
میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور وہ اس کو
بٹھلاتے ہیں اور اس سے ہر سہ مذکورہ سوال کرتے ہیں اور وہ ہر سوال کے
جواب میں کہتا ہے۔ ہاہ ہاہ! میں نہیں جانتا تو پھر آسمان سے ایک آواز دینے
والا آواز دیتا ہے۔ میرے اس بندے نے جھوٹ کہا ہے اس کے لئے
آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کا ہی اس کو لباس پہناؤ۔ اس کے لئے
دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو چنانچہ اس کو گرم ہوا لگتی ہے۔
جو دوزخ کی زہر آلودہ ہوا ہوتی ہے اس پر قبر تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ
سے اس کی پسلیاں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اس کے بعد اس کے پاس
ایک آدمی بدشکل بدبودار کپڑوں والا آتا ہے وہ کہتا ہے۔ تجھے اس چیز
کی بشارت ہو جو تجھے ناخوش کرنے والی ہے یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے

وعدہ کیا گیا تھا۔ تو وہ پوچھتا ہے اے شخص تو کون ہے کہ تیری شکل
دیکھنے سے ناخوشی پیدا ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے میں تیرے بُرے اعمال
ہوں تو کافر کہتا ہے اے پروردگار قیامت قائم نہ کرنا۔ ابو یعلیٰ نے
اور ابن ابی الدنیا نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ملک الموت
کو فرماتا ہے میرے دوست کی طرف جا اور اس کو میرے نزدیک لا میں نے
بلاشبہ اس کا امتحان کیا ہے۔ میں نے اس کو اپنا بہت دوست پایا۔ تو
لا اس کو تاکہ میں اس کو دنیا کے رنج و غم سے نجات دوں تو ملک الموت پانچسو
فرشتوں کے ہمراہ آتا ہے۔ جن کے پاس بہشت کے کپڑے اور بہشت
کی خوشبو ہوتی ہے اور ان کے ہاتھوں میں گلدستہ ہوتے ہیں۔ ان گلدستوں
کی جڑ ایک ہی ہوتی ہے اور گلدستہ کے سرے پر آٹھ رنگ کے پھول
ہوتے ہیں اور ہر رنگ کے پھول کی خوشبو علیحدہ ہوتی ہے اور ان فرشتوں
کے پاس سفید ریشم کے رومال ہوتے ہیں۔ جن میں کستوری اور اذخر
(ایک خوشبو دار گھاس ہے) ہوتا ہے تو ملک الموت میت کے سرہانے
بیٹھتا ہے اور دوسرے فرشتے اس کے گرداگرد ہوتے ہیں اور ہر فرشتہ
میت کے اعضا میں سے ایک عضو پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اور اس ریشمی
رومال اور کستوری کو اس کے ٹھوڑی کے نیچے پھیلاتا ہے اور اس کے
لیے بہشت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور بہشت کے
تحفوں کی اس کو رغبت دلائی جاتی ہے کبھی بیویوں کی کبھی بہشتی لباس

کی اور کبھی میووں کی۔ جس طرح جب بچہ روتا ہے تو اس کو اچھی چیزوں میں مشغول کرتے ہیں اور حوران بہشتی جنت میں اس کی مشتاق ہوتی ہیں اور اس کی روح نکلنے کے لئے جلدی کرتی ہے اور ملک الموت کہتا ہے۔ نکل اے پاک روح نی سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ (ترجمہ) بغیر کانٹوں کی بیری کی طرف۔ گھنی ٹہنیوں والے درخت کی طرف اور لمبے سایہ کی طرف اور جاری پانی کی طرف) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ملک الموت میت کے ساتھ مہربانی کرتا ہے۔ جیسا کہ ماں اپنے بچہ کے ساتھ کرتی ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ روح اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب و مکرم ہے اور ملک الموت خود اللہ تعالیٰ کا رضا جو ہے۔ تو اس روح کو بدن میں سے اس طرح کھینچتا ہے جیسے آٹے میں سے بال کو کھینچتے ہیں۔ جب روح نکل آتی ہے تو جو فرشتے روح کے ارد گرد ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ ۝ سلام ہے تم پر خوش ہو جاؤ پس داخل ہو جاؤ جنت میں درآنحالیکہ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ تو ملک الموت روح کو قبض کرتا ہے۔ روح جسم سے کہتی ہے حق تعالےٰ تجھ کو جزائے خیر دے۔ تو میرے ساتھ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں جلدی کرنے والا تھا اور اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے دور رہنے والا تھا۔ تو خوشگوار ہو تو نے نجات پائی اور مجھ کو نجات دی اور جسم روح سے بھی اسی طرح کہتا ہے۔ اور زمین کے وہ ٹکڑے جن پر وہ عبادت کرتا تھا اس پر روتے ہیں۔

اور آسمان کے دروازے کہ ان سے اس کے عمل اوپر جاتے تھے اور رزق
اس کا اس جگہ سے نیچے آتا تھا۔ چالیس دن تک اس پر گریہ وزاری کرتے
ہیں اور بعد قبض روح کے وہ پانچسو فرشتے اس کے جسم کے پاس ہوتے ہیں
جس وقت بنی آدم اس مردہ کو کروٹ دلاتے ہیں۔ ان سے پہلے وہ فرشتے
اس کو کروٹ دلاتے ہیں۔ اور اس کے کفن کو پہلے اس سے کہ آدمی پہنائے وہ
پہناتے ہیں اور اس کے دروازے سے اس کی قبر تک فرشتے دو صفوں میں ہوکر
اس کے استقبال اور اس کے استغفار کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت
ابلیس ایک ایسا نعرہ مارتا ہے جس کی وجہ سے اس کا بعض جسم پھوٹ جاتا ہے
اور اپنے لشکر سے کہتا ہے۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو اس بندہ نے تم سے کیوں
خلاصی پائی وہ کہتے ہیں یہ آدمی معصوم تھا یعنی خدائے تعالیٰ نے اس کی حفاظت
کی جس وقت اس کی روح کو آسمان کی طرف لیجاتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام
ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں اور ہر فرشتہ خداوند تعالیٰ
کی طرف سے اس کو بشارت دیتا ہے تو جب ملک الموت اس کو عرش تک پہنچاتا
ہے تو وہ روح پروردگار کے لئے سجدہ میں جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ملک الموت کو
فرماتا ہے۔ لے جا میرے بندے کو اور رکھ اس کو فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّ
طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ (ترجمہ اس کا وہی ہے
جو اوپر لکھا جا چکا ہے) تو جس وقت قبر میں اس مردہ کو رکھا جاتا ہے تو نماز آتی
ہے اس کے دائیں طرف اور روزہ آتا ہے اس کے بائیں طرف اور قرآن اور ذکر
اس کے سرہانے۔ نماز کے لئے چلنا اس کے دونوں پاؤں کے پاس اور صبر اس کی

قبر کے کونے کے پاس۔ پھر بسبب بعض گناہوں کے جو اس سے صادر ہوئے تھے اللہ ایک گردن کو عذاب کے لئے بھیجیگا جب وہ گردن اس کے داہنے طرف آتی ہے تو نماز اس کو کہتی ہے دفع کیا ہے تجھ کو اس بندے نے خدا کی قسم اس بندے نے تمام عمر رنج اُٹھایا ہے اور آرام نہیں پایا۔ مگر اب قبر میں رکھا گیا ہے۔ پھر وہ گردن بائیں طرف سے آئے گی۔ اسی طرح اس سے روزہ کہیگا۔ پھر سر کی طرف سے آئے گی اسی طرح اس سے قرآن اور ذکر کہیگا تو کسی جانب سے اس کی طرف عذاب نہیں آئے گا اور صبر دوسرے اعمال کو کہیگا۔ میں نے ابھی بذاتِ خود عذاب کو نہیں روکا جہاں سے تم نے روکا ہے۔ اگر تم عاجز ہو جاتے تو میں اس کی مدد کرتا۔ اب میں صراط اور میزان کے لئے اس کا ذخیرہ موجود ہوں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ دو فرشتوں کو قبر میں بھیجتا ہے کہ نگاہ ان کی اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہے اور آواز ان کی مثل کڑک کے ہوتی ہے اور دانت ان کے بیل کے سینگوں کی طرح ہوتے ہیں اور سانس ان کا آگ کے شعلہ کی طرح ہوتا ہے۔ ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے اور ان کے دلوں سے اللہ تعالےٰ نے رحمت کو دور کیا ہوا ہے مگر مسلمانوں پر مہربان ہوں گے۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز ہے اگر جن اور انسان اکٹھے ہو کر اس کو ہلانا چاہیں تو ہلا نہ سکیں گے تو وہ دونوں فرشتے اس میت کو کہتے ہیں اُٹھ وہ اُٹھتا ہے اور کفن اس کا نیچے گر جاتا ہے۔ پھر اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے دین تیرا کیا ہے اور نبی تیرا کون ہے وہ کہتا ہے پروردگار میرا اللہ ہے اس کا کوئی شریک

نہیں اور دین میرا اسلام ہے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یہ
جواب سنکر دونوں فرشتے اس کو کہتے ہیں تو نے سچ کہا۔ پھر ہر طرف سے اسکی
قبر کو فراخ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اپنے اوپر نظر کر تو وہ اوپر نظر کرتا ہے۔ دیکھتا ہے
بہشت کو اس سے کہتے ہیں۔ اے خدا کے دوست تیری فرمانبرداری کی وجہ سے
یہ تیرا گھر ہے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے
قبضہ میں میری جان ہے۔ اس مردے کے دل میں ایسی خوشی پیدا ہوتی ہے کہ
کبھی دور نہیں ہوتی۔ پھر اس کو کہتے ہیں اپنے نیچے کی طرف دیکھ تو وہ دوزخ
کو دیکھتا ہے اس سے کہتے ہیں اے خدا کے دوست تو نے اس سے نجات پائی
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فراتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری
جان ہے اس میت کو ایسی خوشی حاصل ہوتی ہے جو کبھی دور نہیں ہوتی۔ اور
اس کے لئے ستر دروازے جنت کی طرف کھول دیئے جاتے ہیں۔ جن سے
اس کو قیامت تک خوشبو آتی رہتی ہے۔ اور کافر کی روح قبض کرنے کے لئے
اللہ تعالیٰ ملک الموت کو فرماتا ہے۔ میرے دشمن کی طرف جا اور اس کو میرے پاس
لا میں نے دنیا میں اس کی روزی فراخ کی ہوئی تھی اور اپنی نعمت کے ساتھ اس
کو راحت پہنچائی تھی مگر اس نے سوائے نافرمانی کے کچھ نہ کیا۔ تو اس کو لا تاکہ
میں اس سے انتقام لوں۔ تو ملک الموت اس کے پاس بہت بری شکل میں جاتا
ہے کہ کبھی اس نے ایسا بدشکل آدمی نہیں دیکھا۔ کبھی اس کی بارہ آنکھیں
ہوتی ہیں اور اس کے پاس بہت خاردار آگ کی سیخ ہوتی ہے اور اس کے
ساتھ پانچسو فرشتے ہوتے ہیں۔ جن کے پاس آگ کا دھواں اور آگ کی

پرکالیس اور آگ کے کوڑے ہوتے ہیں اس سیخ سے ملک الموت اس کو اس طریق سے مارتا ہے کہ اس خاردار سیخ کا ہر خار اس کے ہر بال اور ہر رگ میں غائب ہو جاتا ہے۔ پھر اس سیخ کو کھینچتا ہے پھر اس کی روح کو کھینچتا ہے اس کے پاؤں کے ناخن سے اور ڈال دیتا ہے اس کے ٹخنوں میں اور اللہ کا دشمن بے ہوش ہو جاتا ہے اور دیگر فرشتے اس کی پیٹھ اور منہ پر کوڑے مارتے ہیں۔ پھر اس کی روح اس کی کمر تک کھینچتا ہے اس کے بعد سینہ تک اور پھر حلق تک۔ پھر فرشتے دوزخ کی آگ اور دھواں اس کی ٹھوڑی کے نیچے پھیلاتے ہیں اور ملک الموت کہتا ہے نکل اے خبیث ملعون لعین جان گرم ہوا اور زہر آلودہ کی طرف کما قال اللہ تعالیٰ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ (ترجمہ۔ گرم لو اور گرم پانی اور دھوئیں کے سایہ کی طرف جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ مفید ہے جب ملک الموت روح کو قبض کرتا ہے۔ روح جسم سے کہتی ہے اور جسم روح سے کہتا ہے۔ خدا تجھ کو سزا دے تو گناہوں کی طرف جلدی کرنے والا تھا اور اطاعت میں دیر کرنے والا تھا تو خود ہلاک ہوا اور تو نے مجھے بھی ہلاک کیا۔ جس زمین کے حصہ پر وہ گناہ کرتا تھا وہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ اور لشکر ابلیس خوش خبری دیتا ہے ابلیس کو کہ ایک شخص کو ہم نے بنی آدم میں سے دوزخ میں داخل کرا دیا اور جب اس کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس پر قبر تنگ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے سینہ کی ہڈیاں آپس میں مل جاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک کالے سانپ کو بھیجتا ہے وہ اس کے پاؤں کے انگوٹھے کو کاٹ کر اس کی کمر تک پہنچتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی طرف

منکر نکیر کو بھیجتا ہے۔ وہ اس سے اللہ تعالیٰ اور دین اور نبی کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا تو اس کو کہا جاتا ہے تو نے نہ جانا نہ پیروی کی۔ پھر اس کو اس طرح مارتے ہیں کہ آگ کی چنگاریاں اس کی قبر میں اڑتی ہیں پھر وہ درست ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے کہتے ہیں کہ اپنے اوپر دیکھ تو وہ بہشت کو دیکھتا ہے اور اس سے فرشتے کہتے ہیں اے خدا کے دشمن اگر تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا تو تجھے یہ جگہ ملتی۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کو ایسی حسرت ہوتی ہے جو کبھی اس سے دور نہیں ہوتی۔ اور اس کے لئے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دیتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے۔ تیری نافرمانی کی وجہ سے تیرا ٹھکانا یہ ہے۔ اور اس کے لئے ستتر دروازے دوزخ کے کھول دیئے جاتے ہیں جن سے ان کو گرم ہوا اور زہر آلود دھواں آتی رہتی ہے اور وہ تا قیامت اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے اور جو اس حدیث میں آیا ہے۔ کہ ملائکہ بہشت کی نعمتیں بندہ مومن کو دکھا کر مثل بچے کے رغبت دلاتا ہے اور خوش کرتا ہے تو بعض اللہ تعالیٰ کے دوست ان نعمتوں کو خیال میں نہ لاتے ہوئے دیدار حق کو چاہتے ہیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مرتے وقت ان نعمتوں کو دیکھا تو آپ گھبرائے اور کہا۔ ؎

اِنْ كَانَ مَنْزِلَتِيْ فِي الْحُبِّ عِنْدَكُمْ
مَا قَدْ رَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ اَيَّامِيْ

(ترجمہ) اگر محبت میں میرا مرتبہ تمہارے نزدیک وہ چیز ہے جس کو میں نے دیکھا ہے

تو یقیناً میں نے اپنی عمر کو ضائع کیا ہے۔ حق تعالیٰ نے ندا دی کیا چاہتا ہے میں موجود ہوں۔ انہوں نے کہا ؎

اَرُوْمُ وَقَدْ طَالَ الْمَدٰی مِنْكَ نَظْرَةً
وَكَمْ مِنْ دِمَاءٍ دُوْنَ مَرْمَایَ طُلَّتْ

(ترجمہ) میں تیرے دیدار کی خواہش رکھتا ہوں اس کی مدت لمبی ہو گئی ہے بہت سے خون اس آرزو کے لئے گرائے گئے ہیں۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اُن پر تجلی فرمائی اور وہ بزرگ جان بحق ہو گئے، اور اسی طرح شاہ شرف الدین ابو علی قلندر صاحب نے فرمایا ؎

گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد — تا نہ بینم رخ تو روح رمیدن نہ دہم

(ترجمہ) اگر ملک الموت میری جان کیلئے آئے جبتک میں دیدار الٰہی نہ کر لوں روح نکلنے نہیں دوں گا۔ لیکن آنحضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ اس قسم کی خواہش کرنا اور اس قسم کے کلمات کہنا اور بہشت کی نعمتوں کو خاطر میں نہ لانا بقایائے سکر سے ہے۔ لیکن اصحاب صحو جو بہشت کی نعمتیں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی دلیل سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کو بسر و چشم اور بکمال ادب سے قبول کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ دیدار خدا اس دنیا میں متصور نہیں وہ جنت پر موعود ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ جسم اور بصر کو دوسری قوت عطا فرمائیگا اور اس میں رویت خداوندی کی برداشت کی طاقت ہو گی حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر اولو العزم رویت حق تعالیٰ کی طاقت نہ رکھتے تھے لہٰذا لَنْ تَرَانِیْ کے مخاطب ہوئے اس دنیا میں اگر ہے تو

رویت قلبی ہے نہ رویت جہری اور رویت قلبی عالم مثال سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ حضرت شاہ شرف الدین ابو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

غیرت ازچشم برم روئے تو دیدن ندہم ۔ گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

میں آنکھ سے غیرت کرتا ہوں تیرا دیدار دیکھنے نہیں دونگا کان کو بھی تیری گفتگو سننے نہیں دونگا یعنی اس جگہ جو بھی ہے دل کی آنکھ سے ہے واللہ اعلم! جو دوسروں کو تجلی اور رویت قلبی تجلی کی طرح ہے ان حضرات کو دائمی اور ہمیشہ ہے۔ دوسرے جاننا چاہئے قرآن وحدیث میں کامل مومنوں۔ کافروں اور منافقوں کے حالات مذکور ہیں اور فاسق۔ مومنوں و میانہ درجہ والوں کے حالات بہت کم مذکور ہیں۔ سوچنے سے معلوم ہوتا ہے اس کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام تمام مومنان کامل تھے یا کافر و منافق تھے دوسرے یہ کہ میانہ درجہ کے لوگوں کے جرائم کی کثرت اور قلت اور قوت ایمان اور کمزوری ایمان کی وجہ سے احوال مختلف ہیں۔

فصل شہیدوں کے بارہ میں

طبرانی اور عبد بن حمید نے بسند ثقات روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت بندہ خدا کے راستہ میں قتل کیا جاتا ہے اور اس کے خون کا پہلا قطرہ جب زمین پر گرتا ہے اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اور بہشت سے کپڑا آتا ہے اس کی روح کو اس میں رکھا جاتا ہے اور اس روح کیلئے بہشت سے ایک جسم آتا ہے اس پر اس کو سوار کیا جاتا ہے اس کی روح ملائکہ کے ساتھ

آسمان پر جاتی ہے اور ملائکہ کے ساتھ رہتی ہے۔ گویا کہ پہلے سے فرشتوں
کے ساتھ تھی۔ یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالٰے کے حضور میں حاضر کرتے ہیں
تو وہ روح ملائکہ کے سجدہ کرنے سے پہلے حق تعالٰی کو سجدہ کرتی ہے۔ بعد
میں فرشتے اللہ تعالٰے کو سجدے کرتے ہیں۔ پھر حکم ہوتا ہے اس کو شہیدوں
کے ساتھ رکھا جائے تو وہ سبز باغوں میں اور ریشمی خیموں میں کہ ان کے نزدیک
گائے اور مچھلی ہوتی ہے رہتی ہے۔ مچھلی بہشت کی نہروں سے کئی قسم کی خوشبوئیں
کھاتی ہے اور جب شام ہوتی ہے تو وہ گائے اپنے سینگ سے مچھلی کا پیٹ
پھاڑ دیتی ہے اور اس کو پاک و صاف کر دیتی ہے تو شہید اس مچھلی کا گوشت
کھاتے ہیں اور اس گوشت میں بہشت کی نہروں کی ہر قسم کی خوشبو پاتے ہیں
اور شام کے وقت گائے بہشت کے میوے چرتی ہے۔ جب صبح ہوتی ہے۔
مچھلی اس پر آتی ہے اور اپنی دم کے ساتھ اس کو ذبح کرتی ہے تو شہید اس کے گوشت
کو کھاتے ہیں اور بہشت کے ہر میوے کی لذت اس میں پاتے ہیں اور شہید بہشت
میں اپنے گھر کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالٰے سے قیامت کے قائم ہونے کی درخواست
کرتے ہیں۔ اور دوسرا قصہ قبض روح اور حال مومن کا اور کافر کا پہلی حدیث کی طرح
اس حدیث میں بھی آیا ہے اور کعب احبار رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالٰی کے اس قول کی
تفسیر میں ابن مبارک سے روایت ہے

إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ — بیشک نیکوں کی کتاب علیین میں ہے

جب مومن کی روح عرش پر پہنچتی ہے۔ تو اس کے لئے عرش کے نیچے سے تختی
نکالی جاتی ہے اس پر مہر کی جاتی ہے اور رکھا جاتا ہے کہ قیامت کے حساب کے

دن اس کی نجات کے لئے اس کو عرش کے نیچے رکھا جاتا ہے اور اللہ تعالی کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا

اِنَّ کِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ   بیشک نافرمانوں کی کتاب سجین میں ہے

جب کافر کی روح آسمان پر لیجائی جاتی ہے آسمان اس کو قبول نہیں کرتا۔ اس کو زمین کی طرف پھینکا جاتا ہے زمین اس کو قبول نہیں کرتی۔ پھر اس کو ساتوں زمینوں کے نیچے سجین تک پہنچایا جاتا ہے۔ پھر وہاں سے اس کے لئے ایک تختی نکالی جاتی ہے اور اس پر مہر کی جاتی ہے اور حساب کے لئے اس کو ابلیس کی حد کے نیچے رکھا جاتا ہے اور حد ابلیس کی جگہ ہے صاحب قاموس نے کہا سجین جہنم میں ایک وادی ہے یا ایک پتھر ہے ساتویں زمین کے نیچے۔ اور ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جب تک مسلمان بہشت کو نہ دیکھے تب تک اس کی روح قبض نہیں کی جاتی۔ اور بعد مرنے کے مردہ ایک قسم کی آواز کرتا ہے کہ گھر میں چھوٹا بڑا جان دار جو بھی ہوتا ہے سوائے جن اور انس کے اس کی آواز کو سنتا ہے اور کہتا ہے مجھے ارحم الراحمین کے پاس جلد پہنچاؤ۔ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے کہتا ہے تم کس قدر دیر کر رہے ہو جب لحد میں رکھا جاتا ہے تو بٹھایا جاتا ہے اور اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے پروردگار مجھے اس میں داخل کر حکم ہوتا ہے ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ نیز تیرے بھائی اور بہنیں جو دوسری ہیں وہ ابھی نہیں آئیں لیکن خوشی اطمینان سے سو جا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوتا ہے وہ شخص تھوڑی نیند اور بہت میٹھی کہ کوئی شخص اس قسم کی نیند نہ سویا ہوگا اور آخر روز قیامت کو

اپنا سر بہشت کی طرف اٹھائیگا حضرت بو علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر شبے دست دہد وصل تو غایت شوق - تا قیامت نشود صبح دمیدن ندہم

اگر ایک رات نہایت شوق سے تیرا وصل میسر ہو جائے جب تک قیامت نہ آجائے میں صبح ہونے نہیں دوں گا۔

ابن مردویہ اور ابن مندہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جو طویل حدیث ہے مومن کے حال میں بیان فرمایا کہ آسمان کے دروازے مومن کی روح کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر آسمان کا فرشتہ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور پھر وہ روح اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا روح پاک کو اور جسم کو کہ جس سے نکل کر آئی ہے اور فرماتا ہے اس کو بہشت میں داخل کر کے اس کو اس کا گھر دکھلاؤ۔ اس کے بعد اس کو زمین کی طرف لیجاتے ہیں تو پھر اس کو اتنی مقدار میں نیچے لاتے ہیں کہ آدمی غسل وکفن سے فارغ ہو جائیں۔ پھر اس روح کو جسم اور کفن میں داخل کرتے ہیں۔ طبرانی نے میمونہ بنت سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنبی جس کو نہانے کی ضرورت ہو سو جائے۔ آپ نے فرمایا میں دوست نہیں رکھتا کہ وہ سو جائے جبتک وضو نہ کرے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ مر جائے اور جبرئیل اس کے جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے یزید بن سنجرہ سے روایت کی کہ کوئی شخص نہیں مرتا مگر اس کو اس کے ہمنشینوں کی صورت مثالی دکھائی جاتی ہے۔ اگر اہل لہو سے ہے تو صورت اہل لہو کی دکھائی جاتی ہے اگر اہل ذکر سے ہے تو اہل ذکر کی صورت دکھائی جاتی

ہے۔ ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی میں نے پوچھا
یارسول اللہ صلے اللہ علیک بندہ کی آدمیوں سے پہچان کب ختم ہوتی ہے
فرمایا جس وقت ملک الموت کو اور فرشتوں کو دیکھتا ہے۔ صحیحین میں عبادہ
بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو مکروہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو
مکروہ جانتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی ہم مرنے
کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں لیکن مسلمان کو مرنے کے وقت
اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے اکرام کرنے کی بشارت دی جاتی ہے۔ تو
کوئی چیز اس کو موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی۔ اور خداوند تعالیٰ اس کی
ملاقات کو دوست رکھتا ہے۔ اور جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو اس کو
عذابِ خدا کی خبر دی جاتی ہے۔ تو وہ کسی چیز کو موت سے زیادہ بُری نہیں سمجھتا
اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو مکروہ جانتا ہے۔ ابن جریر اور ابن المنذر نے
ابن جریج سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ
جس وقت مسلمان مرتا ہے اس کو فرشتے کہتے ہیں۔ تجھ کو دنیا میں پھر لوٹائیں گے
وہ کہتا ہے۔ مجھ کو غم وحزن کے گھر میں کیا کام۔ مجھے دوبارہ دنیا میں نہ بھیجو۔
مجھ کو تو خدائے تعالیٰ کی طرف لے چلو۔ اور کافر کہتا ہے اے پروردگار مجھ کو دنیا
کی طرف بھیج جو عمل میں نے ترک کئے ہیں ان کو کروں یعنی اچھے عمل کروں
ابو نعیم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اول مسلمان کو اس کی قبر میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی

اور بہشت کی خوشخبری دی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے۔ تو اچھا آیا اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازے کے ساتھ آنے والوں کو بخش دیا۔ ابونعیم نے مجاھد سے روایت کی کہ مسلمان کو اس کے خوش کرنے کے لئے بشارت دی جاتی ہے اس کے مرنے کے بعد اس کے فرزند کے نیک ہونے کی۔ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جب بندے کی جان قریب مرگ ہوتی ہے اس وقت بھی اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

فصل مومن میت کی روح دوسرے مومنوں کی ارواح سے ملاقات کرتی ہے

طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت مسلمان کی روح قبض کی جاتی ہے۔ خدا کے بندوں میں سے اہل رحمت اس کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں۔ اپنے یار کو فرصت دو تا کہ آرام کرے یقیناً وہ بڑی شدت اور رنج میں تھا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں۔ فلاں شخص کیا کرتا ہے جس وقت وہ کہتا ہے وہ شخص میرے سے پہلے مرا ہے تو وہ افسوس کرتے ہیں اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں اور کہتے ہیں اس کو دوزخ میں بھیجا گیا ہے۔ اور فرمایا تمہارے اعمال تمہارے رشتہ داروں اور قبیلہ والوں کو جو تم سے پہلے مر گئے ہیں سنائے جاتے ہیں اگر پسماندگان اہل خیر ہیں اور ان کے عمل نیک ہیں تو ان کو سنکر خوش ہوتے

ہیں اور کہتے ہیں۔ الٰہی یہ تیرا فضل ہے اپنی نعمت کو اس پر پورا کر اور اس کو اپنی نیک اعمال پر موت دے۔ اور اگر پسماندگان کے بُرے عمل ہوتے ہیں تو کہتے ہیں الٰہی اس کو نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ تو ان نیک اعمال کی بنا پر اس سے راضی ہو اور وہ نیک عمل اس کو تیرے قریب کریں۔ مردوں کے ملاقات کرنے کے بارہ میں یعنی جو پہلے مر چکے ہیں اور ان کا خوش ہونا زمانہ حال کے مردوں سے ملاقات کی وجہ سے اور جو بیٹا کسی شخص کا پہلے مر چکا ہے اس کا باپ کے آنے پر استقبال کرنا جیسا غائب کا استقبال کرتے ہیں۔ دوسری حدیثوں میں آیا ہے۔

احمد اور طبرانی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت پہچانتا ہے اس شخص کو جو اسے غسل دیتا ہے اور جو اس کو اُٹھاتا ہے اور جو اس کو کفن دیتا ہے اور جو اس کو قبر میں اتارتا ہے۔ اور ابن ابی دنیا نے بکر بن عبداللہ مُزنی سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میت کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو جانتا ہے اگر وہ کلام پر قادر ہوتا تو نوحہ وغیرہ سے منع کرتا۔ اور ابو الشیخ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ مر گئی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم نہ ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی پھر اس قبر والی عورت سے سوال کیا تو نے کونسا عمل بہتر پایا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سنتی ہے آپ نے فرمایا تم اس سے زیادہ سننے والے نہیں پھر فرمایا اس عورت نے جواب دیا ہے

مسجد میں جھاڑو دینا یہ عمل بہتر ہے۔ اور صحیحین میں ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب میت کا جنازہ لے جاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اگر بد ہے تو کہتا ہے تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ آدمیوں کے سوا سب چیز اس کی آواز کو سنتی ہے ابن ابی الدنیا نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت جنازہ پر کہتا ہے۔ اے نعش کے اٹھانیوالے بھائیو! دنیا کی زندگی تم کو فریب نہ دے تمہارے ساتھ زمانہ یاری نہ کریگا جیسے میرے ساتھ نہ کی اور جو کچھ میں نے مال چھوڑا ہے وہ وارثوں کے لئے ہے اور بدلہ دینے والا قیامت کے روز میرے ساتھ جھگڑا اور حساب کرے گا اور تم میرے ہمراہ آرہے ہو لیکن چھوڑ کر چلے جاؤ گے (فصل) ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۔ ۔ ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا الٰہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو تیری رضامندی کے لئے قبر تک جنازہ کے ساتھ جائے۔ حق تعالےٰ نے فرمایا جزا اس کی یہ ہے کہ اس کی موت پر فرشتے اس کے جنازہ کے ہمراہ جائیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت کروں گا (فصل) ابن ابی حاتم نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب مسلمان مر جاتا ہے تو اس پر اس کے سجدہ کرنے کی جگہ اور آسمان پر اس کے عمل جانے کی جگہ روتی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمین چالیس روز اس پر روتی ہے۔ اور اس کے شواہد سلف سے بہت مروی ہیں (فصل) طبرانی نے ابن عمر

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مدینہ میں ایک حبشی کا انتقال ہوا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں اس لئے دفن کیا گیا کہ یہ اسی جگہ سے پیدا کیا گیا تھا (جو شخص جہاں مرتا ہے اس کے نطفہ میں اس جگہ کی مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے) اسی طرح ابو سعید و ابو الدرداء سے مروی ہے اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مولود مگر اس کے نطفہ میں اس کی قبر کی خاک ملائی گئی ہے۔ حکیم نے نوادر الاصول میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرشتہ رحم پر مؤکل ہے وہ نطفہ کو رحم سے لیتا ہے اور اپنی ہتھیلی پر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے۔ اے پروردگار! یہ مخلقہ ہو (یعنی اس سے بچہ پیدا ہو) یا غیر مخلقہ اگر مخلقہ ہوتا ہے کہتا ہے اے پروردگار اس کا رزق کتنا ہے۔ اس کے رہنے کی جگہ کونسی ہے اور اس کی عمر کتنی ہے اور عمل اس کا کیا ہے حکم ہوتا ہے لوح محفوظ میں دیکھ اور وہاں سے دریافت کر۔ پھر وہ اس زمین کی خاک لیتا ہے جس میں مولود نے دفن ہونا ہے اور اس کے نطفہ میں وہ خاک ملا دیتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ قول ہے۔

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ	اسی سے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝	لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ تم کو نکالینگے

فصل نیک اور صالح کی قبر کے پاس دفن کرنیکے بیان میں

ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دفن کرو اپنے مردہ کو نیک قوم کے پاس کیونکہ برے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے اور ابن عساکر نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی مرے اسے اچھا کفن دو اور اس کی وصیت کو پورا کرو اور اس کی قبر گہری کھودو۔ اور برے ہمسایہ سے دوری چاہو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نیک ہمسایہ سے نفع پہنچتا ہے آپ نے فرمایا ہاں! اور دیلمی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔ ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن نافع سے روایت کی کہ ایک آدمی مدینہ میں مرا اس کو وہاں دفن کیا گیا۔ پھر کسی شخص نے اس کو دیکھا کہ وہ اہل دوزخ سے ہے اس کو بڑا رنج ہوا۔ سات آٹھ دن کے بعد پھر اس کو دیکھا کہ وہ بہشت میں ہے۔ اس سے سبب پوچھا۔ اس نے کہا میرے ساتھ ایک صالح آدمی دفن کیا گیا۔ تو اس نے اپنے چالیس ہمسایوں کی شفاعت کی میں بھی انہی میں سے تھا۔ ابن مندہ نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان مرتا ہے تو ہر ٹکڑا زمین کا شان وشوکت ظاہر کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اس جگہ دفن ہو اور جب کافر مرتا ہے تو قبر میں اندھیرا ہو جاتا ہے اور اس کے دفن کرنے سے ہر طبقہ زمین کا اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگتا ہے کہ وہ اس جگہ دفن ہو۔

باب اس بارہ میں جو دعائیں مردہ پر پڑھی جائیں

اور میت کو تلقین کیجائے۔ طبرانی نے اور بیہقی نے ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میت کو جلدی اس کی قبر کی طرف پہنچاؤ اور اس کو قبر میں دفن کرتے وقت
اس کے سرہانے فاتحہ اور پاؤں کے نزدیک خاتمہ سورہ بقر پڑھو اور ایک
روایت میں آیا کہ اس کے سرہانے سورہ بقر کی اول کی آیتیں اور اس کے پاؤں
کے نزدیک سورہ بقر کی آخر کی آیتیں پڑھو اور ایک روایت میں آیا ہے
کہ یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ الشَّيْطَانِ	اے اللہ تو اس کو شیطان سے بچا اور
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔	عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔

اور بزار نے حضرت علی سے روایت کی کہ یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ	داخل ہو تو اللہ کے نام کے ساتھ
مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ	اور اللہ کے راستہ میں رسول اللہ صلی
نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ	اللہ علیہ وسلم کی ملت پر۔ اے اللہ تیرا
خَلَّفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَاجْعَلْ	بندہ تیرے پاس اترا ہے اور تو بہترین
مَا قَدَّمَ عَلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَلَّفَ	مہمان نواز ہے اس نے دنیا کو اپنی پیٹھ کے
فَاِنَّكَ قُلْتَ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ	پیچھے چھوڑا سو کر تو جو اچھے عمل کئے ہیں
خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ	بہتر اس سے جو

اس نے پیچھے چھوڑا ہے بیشک تو نے فرمایا ہے جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کیلئے بہتر ہے
اور ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِهٖ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَآءِ لِرُوْحِهٖ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ -	اے اللہ ایک طرف ہو گئی ہے زمین اس کی کروٹ سے آسمانوں کے دروازے اس کی روح کے لئے کھول دے اور اس کا آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے بہتر کر

اور مجاہد سے یہ دعا پڑھنے کی روایت ہے

اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِیِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -	اے اللہ تو اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور منور کر دے اور اس کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دے

اس قسم کی دعائیں میت کے حق میں کرے اور جناب الٰہی سے اس کے حق میں مغفرت طلب کرے اور طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب خاک قبر پر چھڑکی جائے تو ایک آدمی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور کہے فلاں بیٹے فلانہ کے اگر نام اس کی ماں کا نہیں جانتا تو ابن حوا کہے مردہ سنیگا لیکن جواب نہ دے گا۔ پھر کہے اے فلاں بیٹے فلانہ کے پھر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے اے فلاں بیٹے فلانہ کے اس وقت مردہ کہیگا کہ کیا کہتا ہے۔ خدا تجھ پر رحمت کرے پھر کہے یاد کر جس چیز پہ تو دنیا میں تھا اس بات کی گواہی

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور بیشک تو

دِیۡنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا۔ تو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور قرآن کے امام ہونے پر۔

پھر منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں ہم چلیں اس شخص کے پاس کیا کریں جس کے پاس حجت ہے اور اس کو تلقین بھی کی گئی ہے۔

باب ضغطۂ قبر میں یعنی قبر کے تنگ کرنے کے بیان میں

قبر کا تنگ کرنا حق ہے اکثر صالحین کو بھی ہوتا ہے۔ گو تھوڑا ہو۔ یہاں تک کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ صحابہ کبار اور سابقین اولین از انصار ہیں اور اللہ تعالےٰ کا عرش ان کی وفات کی وجہ سے کانپ اٹھا اور ستر ہزار فرشتہ ان کے جنازے کے ہمراہ چلا۔ مگر ان کو بھی ایک ساعت کیلئے ضغطۂ قبر ہوا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ زینب اور رقیہ رضی اللہ عنہما کو بھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہیں ضغطۂ قبر ہوا۔ اور ضغطۂ قبر کا سبب بعض لغزشیں ہوتی ہیں کہ کفارہ اس کا اس سے ہوتا ہے بیہقی نے امیہ بن عبد اللہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ضغطۂ قبر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا پیشاب سے پاک رہنے میں ان سے کچھ کمی واقع ہو جاتی تھی اور بیہقی وغیرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی جس دن سے آپ نے منکر نکیر کے آواز کرنے کی حدیث اور

ضغطۂ قبر کی حدیث بیان فرمائی ہے ۔ مجھے آرام نہیں ہے۔ فرمایا۔ اے عائشہ مسلمانوں کے کان میں منکر نکیر کی آواز ایسی ہوگی جیسے آنکھوں میں سرمہ اور ضغطۂ قبر مسلمان پر اس طرح ہوگا جیسے لڑکا اپنی مشفقہ ماں سے دردِ سر کی شکایت کرتا ہے اور ماں اس کے سر کو ہاتھ میں پکڑ کر نرمی سے دباتی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا مسلمان کے گناہ کی عقوبت دس چیزوں سے دور ہوتی ہے۔ توبہ کرنے سے۔ اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کرنے سے۔ نیک عمل کرنے سے اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں اسے کوئی مصیبت پہنچنے سے ضغطۂ قبر کی وجہ سے۔ دوسرے مسلمان اس کے لئے دعائے مغفرت کریں مسلمان اپنے اعمال صالح کا ثواب اس کو بخشیں قیامت کے روز سختی اٹھانے سے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اللہ تعالےٰ کی رحمت شامل حال ہونے سے۔ ابو نعیم نے حلیہ میں عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی مرض موت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے وہ فتنہ قبر اور ضغطۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ ملائکہ اس کو قیامت کے روز اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر پلصراط پر سے گزار کر جنت میں پہنچائیں گے۔

باب میت کے اعمال انسان کی صورت ہو کر قبر میں اسکی مصاحبت کرتے ہیں

ابن ابی الدنیا نے عطا بن یسار وغیرہ سے روایت کی کہ جب مردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال صورت انسانی

میں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تیرے عمل ہیں۔ تو نے اپنے گھر والوں اور اولاد اور اپنے قبیلہ والوں کو اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے تجھے دیا تھا اپنے پس پشت چھوڑ دیا اور کوئی تیرے ساتھ قبر میں سوا ہمارے داخل نہ ہوا تو پھر مردہ کہتا ہے کہ کاش کہ میں تجھ کو اپنے اہل اور اولاد وغیرہ پر اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا اختیار کرتا۔ کیونکہ سوائے تیرے میرے ساتھ قبر میں کوئی نہ آیا۔

باب قبر کے کلام کرنے اور عذاب قبر کے بارہ میں

امام ترمذی نے حدیث حسن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کا ذکر بہت کرو اور اس کو کثرت سے یاد کرو۔ کیونکہ ہر روز قبر کہتی ہے میں تنہائی کا گھر ہوں اور مسافرت کا گھر اور مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ اور فرمایا جس وقت بندہ مومن کو دفن کیا جاتا ہے۔ قبر اس کو مرحبا کہتی ہے اور کہتی ہے تو سب سے زیادہ مجھے دوست تھا تو مجھ پر چلتا تھا۔ اب میں تجھ پر والی کی گئی ہوں اب تو دیکھیگا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ تو جہاں تک میت کی نگاہ پہنچتی ہے۔ قبر اس پر فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے بہشت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اور جب کافر اور فاسق دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کو مرحبا نہیں کہتی اور سب آدمیوں سے زیادہ اس سے بغض رکھتی ہے۔ اور کہتی ہے تو میری پشت پر چلتا تھا اب میں تجھ پر والی کی گئی ہوں

اب تو دیکھیگا جو کچھ میں تیرے ساتھ کرونگی پس وہ اس پر لپٹتی ہے یہاں تک کہ اس کے سینہ کی ہڈیاں ایک دوسرے کی جگہ نہیں رہتیں۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ستر سانپ اس پر مسلط کئے جاتے ہیں۔ اگر ایک ان میں سے زمین پر پھنکار مارے تو کبھی اس پر کوئی چیز پیدا نہ ہو۔ تو وہ سانپ اس کو چمٹتے ہیں اور اس کے ڈنگ مارتے ہیں۔ یہاں تک کہ حساب کا حکم ہو۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اور اس بارہ میں حدیثیں بہت ہیں

باب فتنہ قبر میں

منکر نکیر کے سوال کرنے کے بارہ میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ حدیث براء ابن عازب و تمیم داری اوپر گذر چکی۔ دوسری حدیثیں بعض مختصر اور طویل روایت کی گئی ہیں۔ اور ابن ماجہ وغیرہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت مردہ کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے اس کو نماز عصر کا وقت معلوم دیتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ اور حکیم ترمذی نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ قبر میں جب میت سے سوال ہوتا ہے مَنْ رَّبُّكَ تو شیطان حاضر ہوتا ہے اور وہ اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا پروردگار ہوں۔ حکیم ترمذی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

قول اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ اے اللہ بچا تو اس کو شیطان سے
اس امر کی تائید کرتا ہے۔ (فصل) سوال کی کیفیات میں روایات کا
اختلاف ہے۔ شاید کہ بعض آدمیوں سے بعض اعتقادات کے بارہ میں
سوال ہوتا ہو اور بعض سے مجموع سوالات ہوتے ہوں یا راوی نے روایت
کرتے وقت بعض پر اکتفا کی ہو بعض روایات میں ہے کہ ایک مجلس میں
تین بار سوال ہوتے ہیں اور طاؤس سے روایت ہے سات دن تک
سوال ہوتا ہے۔ جو شخص دفن نہ کیا جائے یا سولی دیا جائے یا غرق ہو
جائے یا جل جائے یا درندہ اس کو کھا جائے وہ بھی ضغطۂ قبر اور سوال اور
عذاب اور ثواب سے بے بہرہ نہیں قبر عالم برزخ سے عبارت ہے (فصل)
ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قبر میں سوال مومن یا منافق سے ہوتا ہے
جو دین اسلام کی طرف منسوب ہے اور کافر مجاہر سے نہیں ہوتا۔ قرطبی اور
ابن قیم کہتے ہیں کافر سے بھی ہوتا ہے اور سیوطی نے فرمایا پہلا قول زیادہ درست
ہے (فائدہ) ابن تیمیہ نے کہا اس بات پر متواتر حدیثیں دلالت کرتی
ہیں کہ روح کو سوال کرنے کے وقت بدن میں لوٹایا جاتا ہے اور اس امر پر احادیث
دلالت کرتی ہیں کہ روح کو اس وقت بدن سے علاقہ ہوتا ہے اگرچہ بدن متفرق
ہو یا جلا یا گیا ہو اور ایک گروہ نے کہا بدن سے بغیر روح کے سوال ہوتا ہے اور
جمہور علماء اس کا انکار کرتے ہیں اور ابن حزم وغیرہ کہتے ہیں سوال روح سے بغیر
بدن کے ہوتا ہے (فائدہ) بعض محدثین فرماتے ہیں سوال کرنے والے ملائکہ کی
جماعت بہت ہے ان میں سے بعض کا نام منکر ہے اور بعض کا نکیر۔ ہر مردے کی

طرف ان میں سے دو جاتے ہیں (فائدہ) شفیق بلخی سے روایت ہے میں نے پانچ چیزیں طلب کیں ان کو پانچ چیزوں میں پایا۔ گناہوں کا چھوڑنا نماز چاشت میں۔ اور قبر کی روشنی نماز تہجد میں اور منکر نکیر کا جواب تلاوت قرآن میں اور پل صراط پر سے گذرنا روزہ رکھنے میں۔ اور سایہ عرش خلوت میں۔ (فائدہ) صبہانی نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نشہ کی حالت میں مرتا ہے وہ قبر میں نشہ کی حالت میں ہی داخل ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ملک الموت کو اور منکر نکیر کو نشہ کی حالت میں دیکھتا ہے (فائدہ) بزار ی نے جو علماء حنفیہ میں سے ہیں انہوں نے فرمایا جہاں میت قرار پکڑتی ہے اس جگہ سوال ہوگا۔ اگر درندہ کھائے تو اس جگہ سوال ہوگا اور اگر تابوت میں رکھکر نقل کیا جائے تو سوال دفن کرنے کے بعد ہوگا۔

باب جن لوگوں سے سوال اور جن کو عذاب قبر نہیں ہوتا

کسی شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے کہ شہید سے قبر میں سوال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اس کے سر پر تلواروں کا چمکنا سوال سے کفایت کرتا ہے۔ طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کفار سے جنگ کرنے میں ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ غالب رہے یا قتل کیا جائے اس سے قبر میں سوال نہیں ہوتا اور

کئی صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرے اور کفار کے روکنے کے لئے[1] وہاں پڑ بیٹھے اور وہ مرجائے اس کا عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ملائکہ اس کے لئے عمل رباط ہمیشہ لکھتے ہیں اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور بعض روایتوں میں آیا قیامت کے دن وہ شہید اٹھیگا اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ جو شخص رات کو سورہ ملک پڑھتا ہے اس سے سوال قبر نہیں ہوتا۔ اسی طرح کعب احبار نے توریت سے روایت کیا۔ براء ابن عازب کی حدیث میں جو انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ کہ جو شخص رات کو الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھے وہ عذاب قبر اور سوال قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ احمد و ترمذی وغیرہما نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ رات اور جمعہ کے دن مرجائے۔ اس سے قبر میں سوال نہیں ہوتا۔ قرطبی نے فرمایا جبکہ شہید سے سوال قبر نہیں ہوتا تو صدیق جو مرتبہ میں اس سے بڑھکر ہے اس سے بطریق اولیٰ سوال نہیں ہوگا اور حکیم ترمذی نے صدیقوں سے سوال نہ کرنے کی تصریح کی ہے مسلمانوں کی حفاظت کرنے والے لشکر کے متعلق جو حدیثیں ہیں وہ متقاضی ہیں کہ ہر شہید سے سوال نہ کیا جائے جو معرکہ جنگ میں قتل ہو اس کے لئے مخصوص نہیں۔ جو شخص ایک نماز کے بعد

---

[1] رباط اس تھوڑے لشکر کو کہتے ہیں جو لشکر سے آگے رہ کر لشکر کے لئے گھاس وغیرہ مہیا کرتا ہے اور کفار کے لشکر سے خبردار اور ہوشیار رہتا ہے۔

دوسری نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے۔ اس کے حق میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔ یہ رُباط ہے تو اس سے بھی سوال قبر نہ ہوگا اور ابو نعیم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور جب وہ روز قیامت کو آئے گا اس پر شہدا کی علامت ہوگی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ عذاب قبر اور فتنہ قبر سے محفوظ ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ اس کے ساتھ ملاقات کرے گا اور اس پر حساب نہ ہوگا اور قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو اس کی گواہی دیں گے۔

باب۔ قبر کی سختی اور سہولت میں

حاکم وغیرہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور روئے کہ آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا ہے۔ قبر آخرت کی منزلوں سے اول منزل ہے جس نے اس سے نجات پائی اس کے بعد اسے آسانی ہے اور جس نے اس میں نجات نہ پائی اس کے بعد اسے سختی ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ڈر کی جگہ نہیں دیکھی گئی مگر قبر اس سے ڈراونی جگہ ہے ابن ماجہ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے اور روئے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی اور فرمایا اے بھائیو! اس جگہ کی تیاری کرو۔ اور

ابن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کی قبر کو فراخ کر دیا جاتا ہے جتنا کہ وہ اپنے اہل وعیال سے دور ہے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسافرت میں انتقال کرتا ہے تو اس کے پیدا ہونے کی جگہ سے اس کے مرنے کی جگہ تک کی مقدار کی جگہ اس کو بہشت میں ملیگی۔ ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے لئے اس کی قبر ایک سبز چمن ہوگا اور اس کی قبر کو ستر گنہ فراخ کیا جائے گا اور چودھویں رات کی طرح اس کو روشن کیا جائیگا۔ ابن ابی الدنیا اور وہب بن منبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے زیادہ تنگ جگہ میں اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھے تو جس وقت خدا نے فراخ کرنا چاہا فراخ کر دیا (یعنی دنیا میں تمہیں بھیجا جو شکم مادر سے بہت فراخ جگہ ہے۔ اسی طرح جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اس کے لئے اس کی قبر کو فراخ کر دے) اور دیلمی نے ابن عباس اور انس سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے ساتھ زیادہ تر رحیم ہونا اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ بندے کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے۔ آدمی اور اس کے رشتہ دار اس سے جدا ہو جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں (قاضی صاحب فرماتے ہیں) الحمد للہ کہ تنہائی میں حق تعالیٰ ہمنشین اور رحیم ہوتا ہے۔ دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخرت کا اول انصاف قبر ہے کہ شریف اور رذیل میں فرق نہیں کرتی۔

باب جنازے کے ہمراہ چلنے کے ثواب میں

ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے جنازہ میں جاتا ہے اس کی اللہ تعالےٰ مغفرت فرماتا ہے اور اسی طرح روایت کیا بزار نے اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابو الشیخ نے سلمان فارسی سے اور حاکم نے اور دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حکیم ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

باب اسباب نورانیت قبر اور تاریکی قبر

امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قبریں اندھیرے سے پُر ہیں ان کو اللہ تعالیٰ مجھ پر درود شریف پڑھنے کی وجہ سے روشن کرتا ہے احتمال ہے کہ یہ مراد ہو جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے میں اس پر درود شریف بھیجتا ہوں تو قبر اس کی روشن ہوجاتی ہے۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی ہے۔ ابن ابی الدنیا نے سری بن مخلد سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! اگر تو سفر کا ارادہ کرے تو اس کے لئے سامان مہیا کرا ور قیامت کی راہ کا جو سفر ہے اور جو اس کا سامان ہے کیا میں تجھے اس سے آگاہ نہ کروں کہ اس روز فائدہ پہنچائے۔ ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہاں فرمایئے

رے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا سخت گرمی میں روزہ رکھنا قیامت
دن کے لئے مفید ہے اور رات کی تاریکی میں دو رکعت پڑھنا
کی تاریکی کے لئے مفید ہے۔ ابو نعیم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ
سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز
و بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے سچا ہے ظاہر ہے
ھے تو اس کو فقر سے امان ہوگی اور قبر میں وحشت نہ ہوگی اور اس کے
لئے بہشت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور دیلمی نے
ن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس وقت عالم مرتا ہے حق تعالےٰ اس کے علم کو صورت عطا
کرتا ہے اور وہ قیامت تک اس کی قبر میں اس کا مونس رہتا ہے اور اس
موذی جانوروں کو دفع کرتا ہے۔ احمد نے اور ابن عبدالبر نے کعب احبار سے
روایت کی کہ حق تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ علم دین حاصل
اور لوگوں کو سکھا کہ میں علم دین سیکھنے والوں کو اور سکھانے والوں کو قبر کی
تاریکی سے محفوظ رکھتا ہوں اور ان کی قبر کو منور کرتا ہوں تاکہ قبر میں ان کو وحشت
و وحشت نہ ہو۔ ابو الشیخ نے اور ابن ابی الدنیا نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادے
سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے کسی
مسلمان بھائی کو خوش کیا تو اللہ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور توحید بیان کرتا ہے۔ جب وہ بندہ مرجاتا ہے
تو وہ فرشتہ اس کی قبر میں آتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو مجھے پہچانتا
وہ کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے فلاں
شخص پر داخل کیا تھا۔ آج میں قبر میں تیری وحشت سے تیرا مونس ہوں
تجھ کو محبت سکھاؤں گا۔ اور تجھے منکر و نکیر کے سوالوں کے جواب میں
ثابت رکھوں گا اور قیامت کے روز حاضر ہونے کے مقامات میں
حاضر ہوں گا اور تیری شفاعت کروں گا اور بہشت میں تیری جگہ تجھ
دکھاؤں گا۔ ابن مندہ نے ابی کاہل سے روایت کی کہ رسول خدا صلے
علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی کاہل تو جان لے جس شخص نے لوگوں سے ا
کو باز رکھا خدا پر حق ہے کہ اس سے قبر کی ایذا کو باز رکھے۔ ابوالفضل طو
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
شخص اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں روشنی کرے اللہ تعالیٰ اسکی قبر میں روش
کرے گا اور جو شخص مسجدوں میں خوشبو رکھے حق تعالیٰ اس کی قبر
خوشبودار کرے گا۔

باب قبر میں حساب ہونیکے بارہ میں

حکیم ترمذی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں حساب ہوگا جس کا قبر میں حساب کیا
اس نے نجات پائی اور جس کا قیامت کے روز حساب کیا گیا وہ عذا

مبتلا ہوا ۔ احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول خدا
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حساب نہ کیا جائیگا قیامت کے دن کوئی شخص مگر
بخشا جائیگا جو اپنے عمل قبر میں دیکھے گا ۔ (یعنی اعمال نیک) ابن عساکر نے
تاریخ میں روایت کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس
کے قدرت میں میری جان ہے نہیں مرتا ہے کوئی مرنے والا اور اس کے دل میں
عثمان میں سے کسی سے ایک حبہ کے مقدار دوستی ہے مگر وہ دجال کے تابع
جس وقت اس کو پائے گا اگر اس کو نہ پائے گا اس پر اپنی قبر میں ایمان لائیگا

باب دربارہ عذاب قبر

عذاب حق ہے اس کو بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ۔
بارہ میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے عذاب قبر سے
کو بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۔ نیز فرمایا مردوں کو
قبر میں عذاب کیا جاتا ہے چوپائے اس کو سنتے ہیں اور احمد اور ابو یعلیٰ نے ابی
خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں
پر ننانوے اژدہے مسلط کئے جاتے ہیں اور قیامت تک اس کو کاٹتے رہیں گے ۔
ایک حدیث میں احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ۔ کافر
قبر میں دو سانپ بھیجے جاتے ہیں ایک سر کی جانب سے اور دوسرا پاؤں کی جانب
قیامت تک اس کو کاٹتا رہتا ہے صحیحین میں ابن عباس سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبکہ آپ کا گذر دو قبروں پر ہوا۔ ان
ہر دو کو عذاب ہو رہا ہے۔ کسی بڑے کام کی وجہ سے ان کو عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک
ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کھجور کی سبز شاخوں کو لیکر ان کو دو حصہ کیا اور
ہر ایک کی قبر پر اس کو رکھ دیا اور پھر فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہونگی ان کے عذاب
میں کمی رہے گی۔ اور ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میمونہ عذاب قبر سے خدا کی پناہ
تلاش کر یقیناً قبر کی سختی غیبت اور پیشاب سے پرہیز نہ کرنے سے ہوتی ہے
دوسری چند احادیث میں آتا ہے۔ کہ عذاب قبر بسبب غیبت اور چغلی اور پیشاب
سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور طحاوی اور ابو الشیخ نے ابن مسعود
اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک بندے
حکم کیا گیا کہ اس کو قبر میں چند روز دُرے مارے جائیں تو اس شخص نے سوال
کیا اور دعا مانگی۔ یہاں تک کہ ایک دُرہ باقی رہا تو اس کی قبر آگ سے بھر گئی
جس وقت عذاب اس سے رفع ہوا اور ہوش میں آیا اور بولا۔ تم نے کس وجہ سے
دُرے مارے انہوں نے کہا تو نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی اور مظلوم پر گزرا
اس کی مدد نہ کی تھی اور بعض روایات میں ابن ابی شیبہ کی روایت کردہ
سے ہے کہ اس نے کہا تم نے کس وجہ سے میرے دُرے مارے میں خود متقی
اور متقی تھا اور ابن ابی الدنیا نے حسن سے اور انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ
وسلم سے روایت کی کہ جو شخص میرے اصحاب میں سے کسی کو برا کہیگا تو اللہ

اس پر ایک جانور کو مسلط کریگا اور وہ اس کے گوشت کو قطع کریگا یا روز قیامت
تک وہ جانور اس کو پھاڑتا رہے گا۔ نیز ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قدریہ اور مرجیہ مرجائے
اور پھر تین روز کے بعد اس کی قبر کو دیکھا جائے تو اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہوگا۔
اور ابن ابی الدنیا نے ابی اسحاق فزاری سے روایت کی کہ ایک آدمی اس کے
پاس آیا اس نے کہا میں کفن چوری کرتا تھا میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا کہ
ان کے منہ قبلہ سے پھرے ہوئے تھے ابو اسحاق نے یہ قصہ اوزاعی کی طرف منسوب
کیا ہے کہ اوزاعی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو مذہب اہل سنت والجماعت کے خلاف تھے
اور عمر بن میمون نے عمر بن عبد العزیز مروانی سے روایت کی کہ میں ان لوگوں میں
سے تھا جنہوں نے ولید بن عبد الملک کو دفن کیا تھا تو میں نے دیکھا کہ اس کے
دونوں گھٹنے گردن تک باندھے ہوئے تھے تو عمر بن عبد العزیز نے نصیحت
پکڑی یعنی توبہ کی ان باتوں سے جو مروانی امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
حق میں کہتے تھے۔ نیز ابن ابی الدنیا نے فضل بن یونس سے روایت کی کہ اس نے
عمر بن عبد العزیز بن عبد الملک کو پوچھا کہ تیرے باپ کو اور تیرے بھائی ولید
کو کس نے دفن کیا تھا اس نے کہا کہ میرے فلاں آزاد کردہ غلام فضل بن یونس
نے کہا۔ مجھ سے فلاں شخص نے یہ بات کہی جب میں نے ان کو قبر میں رکھا اور
میں قبر میں داخل ہوا تا کہ کفن کی گرہ کھولوں میں نے دیکھا کہ ان کے منہ
پیٹھ کی طرف پھرے ہوئے تھے۔

باب قبر کے عذاب منقطع ہونیکے بارہ میں

کفار سے عذاب قبر منقطع نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن اور ماہ رمضان میں منقطع ہوتا ہے۔ یہ قول آیات اور احادیث سے مردود ہے ابن قیمؒ نے کہا کفار کا عذاب اور بعض گنہگار مسلمانوں کا عذاب قبر میں منقطع نہیں ہوتا اور بعض گنہگاروں کو بقدر گناہوں کے عذاب ہوتا ہے۔ اور پھر منقطع ہوجاتا ہے۔ میں کہتا ہوں دوسرے مسلمانوں کی دعا اور سفارش سے بھی عذاب منقطع ہوجاتا ہے اور امام یافعی نے فرمایا شب جمعہ اور روز جمعہ کو منقطع ہوجاتا ہے۔ امام نسفی نے فرمایا پھر دوبارہ عود نہیں کرتا یعنی ایک جمعہ تک عذاب ہوتا ہے۔ لیکن حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ بھی عذاب ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں دو قبروں پر دو سبز شاخوں کے رکھنے کا ذکر گزرا ان کو دفن کئے ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ مدت گذری تھی۔ ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

باب جن شخصوں کو قبر میں عذاب نہیں ہوتا

ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفط سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دستوں کی بیماری سے مرے اسے عذاب قبر نہیں ہوتا۔ ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کئی طریق سے مروی ہے کہ سورہ ملک کا ہر رات پڑھنا عذاب

قبر سے نجات دیتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورہ ملک کو عذاب قبر سے منع کرنے والی جانتے تھے اور دارمی نے خالد بن معدان سے روایت کی کہ سورہ الم تنزیل سجدہ اپنے صاحب کی طرف سے قبر میں جھگڑیگی اور کہیگی الٰہی! اگر میں تیری کتاب کی سورت ہوں تو میری شفاعت کو قبول فرما ورنہ مجھ کو اپنی کتاب سے مٹادے پرندے کی مانند مردہ کو اپنے بازوؤں کے نیچے لیگی اور شفاعت کرے گی اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے گی اور اسی طرح سورہ ملک بھی اپنے پڑھنے والے سے یہی معاملہ کرے گی۔ دارمی نے اور ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے جب تک سورہ الم تنزیل سجدہ ور سورہ ملک پڑھ نہ لیتے تھے۔ صبہانی نے ترغیب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پندرہ بار پڑھے اس پر سکرات موت آسان ہوتی ہے اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور پھر الطہ پر چلنا اس کے لئے آسان ہوتا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد ہر نماز کے آیت الکرسی پڑھے کوئی چیز اس کو جنت میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتی مگر موت۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان اور ابن مردویہ اور دارقطنی نے ابو امامہ سے اور بیہقی نے حضرت علی اور صلصال بن الدلہمس سے روایت کیا۔

(فصل) طبرانی اور اصبہانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والوں پر نہ مرتے وقت وحشت ہوگی اور نہ قبر میں اور نہ قبر سے اٹھتے وقت (میں کہتا ہوں) اس حدیث کو اگر عموم پر رکھا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ جس قدر وحشت قبر میں کفار کو ہوگی البتہ مسلمانوں کو نہ ہوگی۔ دوسری حدیثوں کے تعارض کے سبب سے نفی مطلق وحشت کی نہیں کرسکتے۔ جو گنہگار مسلمانوں کے لئے عذاب پر دلالت کرتی ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اہل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے وہ لوگ ہیں جو فنا اور بقا سے مشرف ہوئے ہیں۔ ان کے سینہ کے میدان میں سوائے ذات اللہ تعالےٰ کے کوئی مقصود نہیں۔ اس لئے کہ عبادت معبود کے آگے کمال تذلل سے عبارت ہے اور اس میں شک نہیں جو کسی کا مقصود ہوتا ہے وہ شخص اپنے مقصود کے حاصل کرنے کے لئے کمال تذلل اختیار کرتا ہے تو جو کچھ اس کا مقصود ہے معنی لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ایک جگہ میں پہنچتا ہے اور جب مقصود اس کا سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ رہی۔ وہ ماسوا، اللہ کی رسی سے آزاد ہو گیا اور شرک خفی سے پاک ہو گیا اور اس کو زندگی کی حالت میں خداوند تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور رغبت ہو گئی نہ کسی دوسرے کے ساتھ تو اس کو خلوت در انجمن بہم پہنچ گئی یعنی باوجودیکہ وہ لوگوں میں بیٹھا ہو لیکن اس کا باطن خدا کے ساتھ مشغول ہے نہ کسی دوسرے کے ساتھ۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ النَّاسُ عِنْدَہٗ کَالْاَبَاعِرِ

ایمان کامل نہیں ہوتا جبتک لوگ اسکے نزدیک اونٹ کی مینگنی کی طرح نہ ہوں

یعنی کسی کے ساتھ سروکار نہ رکھے۔ تو ایسے شخص کو لوگوں سے اختلاط خلوت سے

مانع نہیں (اگرچہ کبھی لوگوں سے ملنا جلنا تشویش کا موجب ہوتا ہے)
اس کو تنہائی میں بطریق اولیٰ اُنس کرنے والا ہے۔ تو ایسے شخص کو قبر میں
لوگوں سے جدائی کس طرح وحشت پیدا کرے گی بلکہ زیادہ تر لذت اور
اُنس ہوگا۔ رباعی

آنکس کہ ترا شناخت جاں را چہ کند ۔۔۔ فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
جس شخص نے تجھے پہچانا وہ جان کو کیا کریگا ۔۔۔ فرزند اور کنبہ اور گھر بار کو کیا کریگا
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ۔۔۔ دیوانہ ہر دو جہاں را چہ کنند
تو دیوانہ کر دیتا ہے اور دونوں جہاں اسکو عطا فرما دیتا ہے ۔۔۔ دیوانہ دونوں جہانوں کو کیا کرے گا

اس قسم کے لوگ بہشت کو بھی طلب نہیں کرتے۔ مگر اس لیے کہ خدا کی مرضی ہے
اور اس میں اللہ تعالےٰ کا دیدار ہے اور ہم اس کے طلب کرنے پر مامور ہیں۔
چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

چوں طمع خواہد زمن سلطان دین ۔۔۔ خاک بر فرق قناعت بعد ازیں
جب سلطان دین میرے سے طمع کرے ۔۔۔ بعد اس کے قناعت کے سر پر خاک ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنَا
اِلٰى حُبِّكَ ۔۔۔ یا اللہ تو ہمیں اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی محبت نصیب
کر جو تجھے دوست رکھتا ہے اور اس کام کی محبت ہمیں نصیب کر جو تیری محبت کیطرف ہمیں نزدیک

باب اس بیان میں کہ انبیا و اولیا اپنی قبروں میں نماز و
ذکر خدا سے لذت حاصل کرتے ہیں اور اسمیں مشغول ہوتے ہیں

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گذرا۔ میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا انبیا علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور ترمذی نے اور حاکم وغیرہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر خیمہ لگایا اور ان کو پتہ نہ تھا کہ اس جگہ قبر ہے۔ اچانک وہاں ایک انسان تھا جو سورہ ملک پڑھتا تھا۔ اس صحابی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت عذاب قبر کو روکنے والی اور نجات دینے والی ہے۔ حافظ زین الدین عراقی نے فرمایا کہ حق تعالیٰ بعض اہل برزخ کو اعمال صالحہ سے مکرم فرماتا ہے اگرچہ اس عمل سے اس کو ثواب نہ ہو کیونکہ عمل موت سے منقطع ہو جاتا ہے لیکن عمل اس کا اس لئے ہے کہ خدا کے ذکر سے تنعم اور تلذذ حاصل کرے۔ جیسے فرشتے اور اہل بہشت تلذذ اور تنعم حاصل کرنے کے لئے خدا کا ذکر کرتے ہیں اس لئے کہ ذکر خدا دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے میں کہتا ہوں (قاضی ثناء اللہ صاحب) نفس ذکر نعیم جنت سے بھی بہتر ہے پس قول ان کا درست نہیں ہے بیجا ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ عوام شعر اور گانے سے لذت حاصل کرتے ہیں اور لطف حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس میں محبوب کا ذکر ہوتا ہے اور اللہ کے خاص بندے جن کا محبوب اللہ کے سوا کوئی نہیں ان کو خدا کے ذکر سے لذت اور

حظ حاصل ہوتا ہے نزغیر سے خلافی نے حدیث ضعیف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مردہ مسلمان کو قبر میں قرآن شریف دیا جاتا ہے تاکہ پڑھے (فصل) ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی سے روایت کی انہوں نے کہا مجھے روایت پہنچی ہے۔ اگر مسلمان قرآن پڑھتا ہوا مرجائے تو حق تعالیٰ قبر میں فرشتوں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ باقی ماندہ قرآن اس کو پڑھائیں اسی طرح حسن اور عطیہ عوفی سے مروی ہے۔

(فصل) ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی کہ وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مردہ کو کفن اچھا دیا جائے اور فرماتے تھے مردے کفن میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور اسی طرح ابن عدی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی اور عقیلی اور خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی نے ابی قتادہ سے اسی طرح روایت کی اور اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ حلال مال سے ہو اور سنت کے موافق ہو اور سفید اور پاکیزہ ہو نہ یہ کہ بڑھیا ہو۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پرانی چادر اپنے کفن کے لئے دی تھی اور فرمایا تھا نئے کپڑے کے لئے زندہ زیادہ مستحق ہے۔

باب قبروں کی زیارت کرنیکے بارہ میں

ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی آدمی کہ وہ اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرتا ہے یا اس جگہ بیٹھتا ہے اور سلام کہتا ہے مگر مردہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور اسی طرح بیہقی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کی صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مقبرہ میں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ — تم پر سلام ہو اے مومنو! گھر والو اور بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ الفاظ اور زیادہ ہیں۔

یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے جانے والوں پر رحم کرے اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم کرے۔

اور نسائی اور ابن ماجہ نے بریدہ سے اور انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس میں بعد لَاحِقُوْنَ کے یہ الفاظ زیادہ کئے۔ وَاَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

(ترجمہ) اور تم ہم سے پہلے جا کر سامان درست کرنیوالے ہو اور ہم تمہارے بعد آنیوالے ہیں۔ اور میں اللہ تعالےٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت طلب کرتا ہوں۔

ترمذی نے ابن عباس سے اور طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور نجوان اور ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو شخص قبرستان میں جائے اور اللہ تعالیٰ سے مردوں کے لئے مغفرت طلب کرے اور ان کے لئے رحمت کی دعا کرے گویا کہ اس نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

باب روحوں کے ٹھیرنے کی جگہ کے بیان میں

روحوں کے جائے قرار کے متعلق مختلف روایتیں وارد ہوئی ہیں مالک اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی روح پرندہ ہے کہ معلق ہے جنت کے درخت میں تاکہ قیامت کے روز اپنے جسم میں رجوع کرے۔ احمد اور طبرانی نے ام ہانی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا اور اسی طرح ابن عساکر نے ام بشر ابو معرور کی بیوی سے روایت کیا اور ابن ماجہ اور طبرانی نے ایک روایت ام بشر سے روایت کی انہوں نے فرمایا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن کی روح پرندہ ہے بہشت میں جہاں چاہے سیر کرتا ہے اور کافر کی روح سجین میں ہے اور طبرانی وغیرہ نے حمزہ بن حبیب سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی کہ مومن کی روح سبز پرندہ میں ہے سیر کرتی ہے بہشت میں جہاں چاہتی ہے اور کافروں کی روح سجین میں قید ہیں اور بعض حدیثوں میں شہدا کے بارہ میں آیا ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندے کے پیٹ میں ہیں جنت کی نہروں میں چرتی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں اور زیر عرش قندیلوں میں قرار پکڑتی ہیں اسی طرح مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ابوداؤد اور

حاکم وغیرہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شہدائے اُحد کے بارہ میں اسی طرح روایت کی اور تقی بن مخلد نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا اور ہنّاد بن سری نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔ اور ابوالشیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حق تعالیٰ نے شہداء کو سفید پرندوں کے شکم میں عرش کی قندیلوں میں معلق کیا ہوا ہے اور ابن مندہ نے ابن شہاب بلاغ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ شہدا کی روحیں سبز پرندہ کی مانند عرش میں معلق ہیں اور ابن ابی حاتم نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندہ میں عرش کی قندیلوں میں معلق ہیں بہشت کے باغوں میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حارثہ بن سراقہ کے حق میں کہ شہید ہوئے تھے فرمایا کہ وہ فردوس اعلےٰ میں ہے اور یہ حدیثیں کہ شہدا کے حق میں وارد ہوئی ہیں اس امر پر دلالت نہیں کرتیں کہ سوائے شہدا کے دوسرا اس مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا انبیاء اور صدیقین شہدا سے افضل ہیں۔ اور احادیث سابقہ دلالت کرتی ہیں کہ مومنوں کی روحیں بہشت میں ہیں اس میں شہدا کی تخصیص نہیں۔ نیز دوسری حدیثیں مسلمانوں کے بچوں کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں کہ وہ بہشت میں ہیں۔

احمد اور حاکم اور ابوداؤد وغیرہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی اولاد بہشت کے ایک پہاڑ میں ہیں۔

اور ان کی پرورش ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہا السلام کرتی ہیں قیامت کے روز ان کے باپوں کے پاس ان کو لوٹا دیا جائیگا اور خالد بن معدن سے روایت ہے کہ وہ درخت طوبیٰ سے دودھ پیتے ہیں اور سعید بن منصور نے مکحول سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مومنوں کی اولاد بہشت میں سبز چڑیوں میں ہوگی اور ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے ابن عباس سے اور انہوں نے کعب سے روایت کی کہ بہشت میں سبز پرندوں میں شہدا کی ارواح ہونگی اور بہشت میں سیر کریں گی اور مسلمانوں کے بچوں کی ارواح چڑیوں میں جنت کے اندر رہوں گی اور آل فرعون کی ارواح سیاہ پرندوں میں صبح و شام دوزخ پر پیش کی جاتی ہیں اور اسی طرح ہناد بن سری نے ہذیل سے روایت کی اور جبکہ اطفال مسلمین مسلمان ماں باپ کی وجہ سے ان سے ملحق ہوں گے اور بہشت میں ہوں گے تو کبار مسلمین جو صلاح و تقوٰی سے آراستہ ہیں بطریق اولیٰ بہشت میں ہوں گے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں کی ارواح بہشت میں ہوں گی اور کفار کی ارواح دوزخ میں ہونگی لیکن چونکہ قرآن و حدیث میں غالباً ذکر مومنوں اور کافروں کا ہے تو اس سے مومن کامل مراد ہیں اور نافرمان مسلمان کفار کے مقابلہ میں مذکور نہیں ہوئے تو ان احادیث کو مومنین کاملین پر حمل کرنا چاہیے اور وہ چار گروہ ہیں اَلنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ اور اس آیت میں صالحین سے مراد اولیاء اللہ ہیں کہ ان کے دل ماسوا اللہ کے اشتغال سے پاک ہو گئے ہیں اور تجلیات الٰہیہ کے لائق ہو گئے ہیں ان کے حق میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے اِنَّ فِی جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ لَمُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ (ترجمہ) بلا شک بنی آدم کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام جسم خراب ہوتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ وہ دل ہے ــــــ اور نفوس ان کے رذائل صفات سے پاک ہو گئے ہیں اور باطلہ خواہشات سے انہوں نے استغفار کیا ہوا ہے اور مرضیات الٰہی سے انہوں نے اطمینان حاصل کیا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے۔ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ترجمہ۔ اے اطمینان پائے ہوئے نفس لوٹ تو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو خوش ہونیوالا ہے اور پسند کیا ہوا ہے تو داخل ہو جا میرے بندوں کے ساتھ اور داخل ہو جا تو میری جنت میں۔ نیز سوائے ان چار گروہوں کے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے ان کے ساتھ ملائے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا (ترجمہ) جو شخص اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرے تو یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح۔ اور بعض احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ شہیدوں کے ٹھہرنے کی جگہ بہشت سے باہر ہے چنانچہ احمد اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ شہیدوں کی روحیں دروازہ بہشت پر جو نہر ہے اس کے کنارے سبز قبہ میں ہیں۔

جنت سے صبح و شام ان کے لئے رزق آتا ہے ہناد بن سری اور ابن ابی
شیبہ نے کعب کے بیٹے اُبی سے روایت کیا کہ شہدا بہشت سے باہر باغ
میں جو بہشت کے نزدیک ہے وہاں رہتے ہیں ان کے لئے مچھلی اور گائے
بھیجی جاتی ہے اور وہ آپس میں لڑتی ہیں اور شہداء ان کے ساتھ کھیلتے ہیں
اور جس وقت چاہتے ہیں ایک ان میں سے دوسرے کو ذبح کرتی ہے اور
شہید اس کو کھاتے ہیں اور اس کے گوشت میں جنت کی ہر چیز کی لذت پاتے
ہیں۔ اور آدم بن ایاس نے مجاہد سے روایت کی کہ شہید جنت سے باہر رہتے
ہیں اور جنت کے میوے اور اس کی خوشبو ان کو پہنچتی ہے یہ حدیثیں قوت میں
پہلی حدیثوں کی مثل نہیں۔ احتمال ہے کہ بعض شہید جنت سے باہر ہوں۔
جیسا کہ شہداء کے متعلق جو حدیثیں ہیں۔ ان میں ان کے بارہ میں چند مرتبہ
فرمایا گیا ہے۔ مرد صالح جس کا ایمان پختہ ہے وہ خالص اللہ کے لئے
شہید ہوا اس کا مرتبہ بلند ہے انبیاء علیہ السلام اس پر درجہ نبوت کی وجہ سے
فضیلت رکھتے ہیں۔ ایک آدمی ہے اور وہ عمل صالح اور غیر صالح کا مرتکب
ہے اور شہید ہو گیا اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں لیکن قرض یا کوئی
دوسری چیز جو کسی بندے کا حق ہے وہ اس کو دخول جنت سے مانع ہے
چنانچہ مسلم نے ابن قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے
روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے تمام گناہ بخش دیئے
جاتے ہیں لیکن قرض نہیں بخشا جاتا جبریل نے ابھی مجھے اطلاع دی ہے
اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنوں کی روحیں ساتویں آسمان

میں ہیں اور بہشت میں اپنی منزلوں کو دیکھتے ہیں۔ ابو نعیم نے سند ضعیف سے اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہب بن منبہ نے کہا۔ ساتویں آسمان میں ایک گھر ہے اس جگہ مومنوں کی روحیں جمع رہتی ہیں اور جو کوئی مرتا ہے اس جگہ آجاتا ہے اور اس سے پہلے مرے ہوؤں کی روحیں اس سے دنیا کی خبریں پوچھتی ہیں۔ اور سعید بن منصور نے سلمان فارسی سے روایت کی کہ جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان ہوتی ہے۔ نیز ابن مبارک نے اور حکیم ترمذی نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن مندہ نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مومنوں کی روحیں برزخ میں ہیں اور جہاں چاہتی ہیں سیر زمین کرتی ہیں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہیں یہ حدیثیں اور اقوال اگرچہ درجہ صحت کو پہنچتے ہیں ان کو اس امر پر محمول کرنا چاہیے کہ بعض مومنوں کے اعمال اس قدر مساعدت نہیں کرتے کہ وہ ساتویں آسمان میں داخل ہوں اور بعضوں کے اعمال اس قابل نہیں کہ پہلے آسمان کے اوپر جائیں۔ لہذا آسمان و زمین کے درمیان ان کی روحیں رہتی ہیں لیکن گناہوں کی وجہ سے ان کے نفس اتنے محبوس نہیں ہیں قدرت سیر و تفریح کی رکھتے ہیں اور بعض دوسرے گناہوں کی وجہ سے قید رہتے ہیں وہ سیر پر قادر نہیں ہوتے۔ طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ آیا آپ نے پوچھا اس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کی ہے تو آپ نے فرمایا۔

میری نماز اس کو نفع نہ دیگی یہ قبر میں محبوس ہوگا اور اس کی روح آسمان پر صعود نہ کرے گی۔ اگر کوئی شخص اس کے قرض کا ضامن بنتا ہے تو میں نماز پڑھاؤں۔ ترمذی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح محبوس ہوتی ہے جب تک قرض ادا نہ کیا جائے اور اسی طرح سے طبرانی نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدیون مقید ہوتا ہے اور وہ خدا تعالےٰ سے اپنی تنہائی کی شکایت کرتا ہے اور بزار نے اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا اس جگہ قبیلہ ہذیل کا کوئی شخص ہے؟ تمہارا دوست جنت کے دروازہ پر رکا ہوا ہے اس کا سبب قرض کا ادا نہ کرنا ہے اگر چاہیں تو اس کا قرض ادا کریں اور اگر چاہیں خدا کے عذاب کے سپرد کریں۔ تو بعض وہ لوگ ہیں کہ قرض کے سبب سے یا اس کے مانند بندے کے حقوق کی وجہ سے بہشت میں داخل نہیں ہونگے یا بہشت کے دروازہ پر پہنچ نہ سکیں گے یا آسمان سے اوپر نہ جاسکیں گے یا قبر میں محبوس ہوں گے اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین کے نیچے سجین میں کہ جس جگہ دوزخ ہے مقید ہونگی اور صبح و شام دوزخ کے روبرو لائی جاتی ہیں۔ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ہ (ترجمہ) صبح و شام آگ ان کے پیش کی جاتی ہے اور قیامت کے روز ان کے لئے حکم ہوگا

آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ دوسری حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنوں اور کافروں کی روحیں ان کی قبروں میں ہیں۔ چنانچہ حدیث براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کی سابقاً گذری کہ مومن کی روح کو فرشتے ساتویں آسمان تک پہنچاتے ہیں۔ حکم ہوتا ہے کہ میرے بندے کی کتاب تم علیین میں لکھو اور پھر اس کو زمین میں واپس لے جاؤ۔ کیونکہ زمین سے میں نے اسے پیدا کیا اور زمین میں واپس لوٹاؤں گا۔ اور پھر اسی سے باہر نکالوں گا۔ تو اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور دوسری حدیثیں بھی اسی امر پر دلالت کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں بھی ان کی قبروں میں ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر میری قبر کے نزدیک درود شریف بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ اختلاف روایات کی بنا پر اس بارہ میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احادیث اخیرہ جن سے روحوں کا قبروں میں ہونا ثابت ہوتا ہے زیادہ صحیح ہیں۔ سوال منکر نکیر کی حدیثیں مردہ کو بہشت کا دوزخ کا مکان دکھلانا اور قبر کا عذاب اور ثواب اور قبروں کی زیارت اور اہل قبور کو سلام عرض کرنا اور ان سے حاضر کی طرح خطاب کرنا اور عاقل کی طرح خطاب کرنا یہ حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ

مردوں کی روحیں ان کی قبروں میں ہیں اور نسفی نے بحر الکلام میں فرمایا
نیکیوں کی روحیں جب جسم سے نکلتی ہیں تو ان کی صورت مشک وکافور
سے ہوتی ہے اور وہ بہشت میں کھاتی اور پیتی ہیں اور عیش کرتی ہیں
اور رات کو عرش کے نیچے قرار پکڑتی ہیں۔ اور شہیدوں کی روحیں سبز
پرندہ کے پیٹ میں کھاتی پیتی ہیں اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں اور
رات کو زیر عرش قندیلوں میں آرام کرتی ہیں اور دوسرے فرمانبردار مومنوں کی
روحیں بہشت سے باہر لیکن بہشت کے نزدیک ہیں۔ وہ کھاتی پیتی نہیں
مگر بہشت کو دیکھتی ہیں اور مومن عاصی کی روح ہوا میں زمین و آسمان کے
درمیان ہوتی ہے اور کافروں کی روحیں سجّین میں سیاہ جانوروں کے
جسم میں ساتویں زمین کے نیچے ہیں۔ مگر ان کو بدن سے ایک طرح کا اتصال
ہوتا ہے۔ ارواح کو عذاب ہوتا ہے اور جسموں کو الم پہنچتا ہے جیسا کہ آفتاب
آسمان میں ہے اور نور اس کا زمین میں ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں مسلمانوں کی روحیں علیین میں اور کافروں کی روحیں سجین
میں ہیں اور ہر ایک روح کو اپنے بدن سے اتصال ہوتا ہے اور وہ اتصال
معنوی ہوتا ہے اور اس اتصال کے مشابہ نہیں جو دنیا میں تھا بلکہ اگر
مشابہت دی جائے تو سونے والے کے حال سے دی جائے لیکن وہ اتصال
سونے والے کے اتصال سے زیادہ قوی ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے فرمایا
اس تقریر سے جو احادیث میں آئی ہے کہ روحوں کی ٹھیرنے کی جگہ علیین
اور سجین ہے اور جو کچھ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا کہ روحیں قبروں کے

نزدیک ہیں۔ ان حدیثوں میں تطبیق ہو سکتی ہے۔ اور فقیر اس مقام میں خدیثوں کے درمیان تطبیق اس طرح دیتا ہے۔ کہ ملائکہ جب مومن کی روح قبض کرکے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں تو ساتویں آسمان کے اوپر لے جاتے ہیں وہاں سے حکم ہوتا ہے کہ اس کا نام علیین میں لکھیں اور اس کو پھر زمین کی طرف لے جائیں کہ اس کو اسی زمین سے میں نے پیدا کیا ہے پھر دوبارہ اسی میں لوٹاؤنگا اور پھر اسی سے اس کو نکالوں گا تو روح کو جسم میں داخل کرتے ہیں اور منکر و نکیر سوال کرتے ہیں۔ انبیا علیہم السلام اور جن لوگوں نے انبیا کے ساتھ مشابہت تامہ بہم پہنچائی ہے ان کی شان سوالی منکر و نکیر سے ارفع ہے اور سوال کرنے کے بعد جب حق جواب ثابت ہو جاتا ہے تو اس کے لئے حکم ہوتا ہے کہ بہشت کا فرش اس کے لئے بچھاؤ اور اس کو بہشتی لباس پہناؤ اور اس کے لئے بہشت کی طرف سے دروازہ کھول دو اس وقت اس کی روح اسی راہ سے بہشت کی طرف صعود کرتی ہے جو راہ قبر سے بہشت کو جاتی ہے۔ ارواح انبیاء اور شہید ولی اور صدیقوں کی اور اولیاء کرام کی اس بہشت میں ہوتی ہیں اور جس جگہ چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں اور کھاتی پیتی ہیں اور علیین اور اعلے علیین میں علی حسب مراتب عرش کے نیچے قرار پکڑتی ہیں۔ دوسرے مومنوں کو ظاہراً رسائی وہاں تک نہیں وہ ساتویں آسمان تک پہنچتی ہیں اور مومن گنہگاروں کے جب گناہ معاف نہ ہوں ان کو آسمان سے ترقی میسر نہیں۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان رہتی ہیں اور برزخ زمین کی سیر کرتی ہیں بلکہ بعض کو زیادہ معاصی کی وجہ سے قبر سے ترقی نہیں ہوتی اور محبوس ہوتی ہیں اور کفار کی ارواح کو قبض کر کے جب آسمان کی طرف لیجاتے

ہیں تو اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور ان کا نام سجین میں لکھا جاتا ہے اور اس کی روح کو پھینک دیتے ہیں اور اس کے جسم میں روح کو داخل نہیں کیا جاتا اور اس کے لئے وہاں سے دوزخ کی طرف راستہ کھولا جاتا ہے اس راستہ سے اس کی روح کو سجین میں پہنچاتے ہیں اور صبح وشام ان کی روحوں کو دوزخ پر پیش کرتے ہیں اور شہدا اور صلحا کی روح کے بہشت میں ہونے پر اللہ کا یہ قول دلالت کرتا ہے۔ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ؕ کہ حبیب نجار کے حق میں ہے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہا گیا داخل ہو جنت میں۔ کہا اس نے اے کاش میری قوم جانتی جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مغفرت فرمائی ہے اور جو میرا اکرام کیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور صدیق چونکہ شہداء سے افضل ہیں اور ان کی قبروں سے بہشت تک اللہ تعالیٰ نے راستہ کیا ہوا ہے اور وہ راستہ بہشت سے نزدیک ہے اس لئے جس وقت کوئی ان کی قبر کی زیارت کرتا ہے یا سلام عرض کرتا ہے یا خطاب کرتا ہے تو وہ آنکھ جھپکنے میں فوراً تشریف لاتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں تو شب معراج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا اور پھر اسی رات چھٹے آسمان پر ان کو دیکھنا اسی سبب سے ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج زمین سے سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ تک تشریف لے گئے۔ اور کس قدر سیر اور احکام پیش آئے اور پھر زمین پر تشریف لائے اور بستر ابھی گرم تھا۔

اور بعد مرنے کے ہر چند روح کو جسم کے ساتھ اس قدر اتصال نہیں رہتا جتنا کہ زندگی کی حالت میں تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ ترجمہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت روحوں کو قبض کرتا ہے اور جو مرے نہیں ان کی روحوں کو ان کی نیند میں قبض کرتا ہے تو جن کو موت آگئی ہے انکی روحوں کو روک لیتا ہے اور دوسری کو ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے ——— یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے کسی کی روح ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے اور کسی کی ساتویں آسمان میں اور کسی کی زمین و آسمان کے درمیان۔ البتہ بعد مرنے کے روح کو اپنے بدن سے علاقہ باقی رہتا ہے اس علاقہ کی بنا پر روح راحت و رنج کا ادراک کرتی ہے اور قطع نظر اس کے روح علیحدہ معذب ہوتی ہے اور جسم علیحدہ معذب ہوتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے اور جسم بغیر روح کے ہر چند عوام کے نزدیک لذت و الم کا احساس نہیں رکھتا لیکن شرع سے ثابت ہے کہ اللہ کے نزدیک احساس رکھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ؕ یعنی زمین آسمان اللہ کے پاس خوشی سے آئے۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّہَا وَحُقَّتْ (ترجمہ) اور آسمان کو کہا ہے کان رکھے اپنے رب کیلئے اور وہ اسی لائق ہے۔ وَیَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَہَا یعنی اس دن بیان کریگی زمین خبریں اپنی یہ نصوص قرآنیہ ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان اشیا میں ادراک و شعور ہے او حدیث میں آیا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے کہتا ہے کہ کوئی تجھ پر ذکر کرنے والا گزرا ہے اگر کہتا ہے ہاں گزرا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا

قول اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ (بیشک ہم نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی۔ تو اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کیا اور ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا۔ بلاشبہ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور نادان تھا) اور مسلمان کی موت پر آسمان کے رونے کی حدیث اور مسلمان کے دفن ہونے سے زمین کا خوش ہونا اور کافر کے دفن ہونے سے زمین کا ناخوش ہونا یہ آیتیں اور حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان اشیا میں ادراک و احساس ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

آب و باد و خاک آتش بندہ اند — پیش ما مردہ و باحق زندہ اند

پانی ہوا اور مٹی اور آگ بندہ ہیں — ہمارے نزدیک مردہ اور حق کے ساتھ زندہ ہیں

(فائدہ) حق تعالیٰ شہدا کے حق میں فرماتا ہے۔ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ (بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے نزدیک) مراد اس سے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کی ارواح کو جسموں کی قوت عطا فرمائی ہے۔ جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں اور یہ حکم شہدائے اکبر کے حکم میں ہیں کہ انہوں نے نفس کے ساتھ جہاد کیا ہے کہ جہاد اکبر ہے رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ (ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے) اسی سے کنایہ ہے اور اسی لئے اولیاء اللہ فرماتے ہیں اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا یعنی ہماری روحیں جسموں کا کام کرتی ہیں اور کبھی جسم غایت لطافت سے ارواح کے رنگ میں نکلتے ہیں۔

اور کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا اور ان کی ارواح زمین

آسمان اور بہشت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں اور دوستوں اور معتقدوں کی دنیا و آخرت میں مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں اور ان کی ارواح سے بطریق اویسیہ فیض باطنی پہنچتا ہے اور اسی حیات کے سبب ان کے جسموں کو قبر میں مٹی نہیں کھاتی بلکہ کفن بھی باقی رہتا ہے ابن ابی الدنیا نے مالک سے روایت کی کہ مومنوں کی روحیں جس جگہ چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں۔ اس سے مراد مومنین کاملین ہیں کہ حق تعالےٰ ان کے جسموں کو روح کی قوت عطا فرماتا ہے کہ قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور ذکر خدا کرتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حق تعالیٰ بعض اولیائے اکرام کو جسم موہوب عطا فرماتا ہے اور یہ حکم حدیث سے شہدا کے حق میں ثابت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت انسان شہید ہوتا ہے تو حق تعالیٰ ایک جسد بہترین صورت میں نازل فرماتا ہے اور اس کی روح کو کہا جاتا ہے کہ اس بدن میں داخل ہو تو وہ جسم اول کو دیکھتی ہے۔ جو کچھ اس کے ساتھ کیا جاتا تھا اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتی ہے اور باتیں کرتی ہے اور گمان کرتی ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور گمان کرتی ہے کہ لوگ اس کو دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی ازواج حوران بہشتی آتی ہیں اور اس کو اپنے ہمراہ لیجاتی ہیں۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے مرسل روایت کیا ہے

باب زندوں کے اعمال مردہ رشتہ داروں پر پیش کیے جاتے ہیں

احمد وغیرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اعمال تمہارے مُردہ رشتہ داروں پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اگر وہ اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اگر بُرے ہوتے ہیں تو ناخوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں۔ الٰہی جبتک تو ان کو ہدایت نہ کرے تب تک ان کو موت نہ دے۔ اور اسی طرح ابو داؤد طیالسی نے جابر بن عبداللہ سے اور ابن مبارک سے اور ابن ابی الدنیا نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور اس بارہ میں نعمان بن بشیر و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں

باب مومنوں کی روحیں خواب میں عرش تک عروج کرتی ہیں

ظاہراً اس سے مراد مومنین کاملین کی ارواح ہیں جیسے انبیا اور اولیا۔ جبکہ شیاطین کو انبیا علیہم السلام کے خواب میں دخل ممکن نہیں۔ لہذا ان کے خواب وحی میں داخل ہیں اور اولیا کی ارواح کا عروج آسمانوں تک ہے اس لیئے ان کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں اور جبکہ عوام کی ارواح آسمان تک ہی پہنچتی ہیں آسمان کے اوپر نہیں پہنچتیں۔ اس لیئے ان کے خواب اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اولیا کے خواب جو آسمان کے نیچے کے ہوتے ہیں کبھی ان میں شیطان ملاوٹ کر دیتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد یا عورت جب سوتے ہیں۔ تو روح ان کی عرش کی طرف صعود

کرتی ہے اور وہاں آسمانوں میں جو کچھ خواب میں دیکھتی ہے۔ وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جب وہاں سے واپس لوٹتی ہے اور آسمان کے نیچے دیکھتی ہے شیاطین ہوا میں اس سے ملاقات کرتے ہیں اور اس سے جھوٹ بولتے ہیں یہ خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ بیہقی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ارواح آسمان کیطرف جاتی ہیں۔ انہیں سجدہ کرنے کا حکم کیا جاتا ہے کہ عرش کے پاس سجدہ کرے۔ جو روح پاک ہوتی ہے وہ عرش کے پاس سجدہ کرتی ہے جو پاک نہیں ہوتی وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے اور ابن مبارک نے ابی الدرداء سے روایت کی کہ آدمی کی روح خواب میں عرش کی طرف عروج کرتی ہے۔ جو روح پاک ہوتی ہے اس کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور جو جُنبی ہوتی ہے اس کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ملتی

باب اس بارہ میں کہ جن چیزوں سے مُردوں کو زندوں کی طرف سے ایذا پہنچتی ہے

طبرانی نے اور حاکم نے عمارہ بن حزم سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا۔ آپ نے مجھے فرمایا قبر سے نیچے اُتر صاحب قبر کو ایذا نہ دے وہ تجھے ایذا نہیں دیتا۔ بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو بُرا نہ کہو بلاشبہ وہ اس چیز کو پہنچے جو انہوں نے کیا تھا اور ابن ابی الدنیا نے روایت کی مردوں کو بھلائی سے یاد کرو وہ اگر اہل بہشت سے ہیں۔ تو تم ان کو بُرا کہہ کر گنہگار ہوگے۔ اور اگر وہ اہل دوزخ سے ہیں تو وہ

جس میں ہیں ان کے لئے بس ہے۔ نسائی نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک مردے کو برائی سے یاد کیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے نیکی کے یاد مت کرو اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردے کی نیکیاں ذکر کرو بدیاں مت ذکر کرو اور ابن ابی شیبہ نے عقبہ بن عامر صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں آگ پر یا تلوار پر قدم رکھوں میرے نزدیک قبر پر قدم رکھنے سے بہتر ہے اور فرمایا قبر پر قضائے حاجت کرنا اور بازار میں قضائے حاجت کرنا دونوں کو برابر جانتا ہوں اور ابن ابی الدنیا نے روایت کی کہ سلیم بن غفرانہ نے مقبرہ میں پیشاب نہ کیا اور فرمایا میں مردوں سے حیا کرتا ہوں۔ جیسا کہ زندوں سے کرتا ہوں سعید بن منصور نے اور ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جبکہ آپ سے قبر کے پائمال کرنے کے متعلق پوچھا گیا جس طرح مومن کی ایذا میں زندگی میں مکروہ جانتا ہوں اسی طرح اس کو ایذا دینا بعد موت کے مکروہ جانتا ہوں۔

(فصل)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ یعنی مردہ عذاب کیا جاتا ہے اس پر اس کے اہل کے رونے سے اس حدیث کو بخاری نے عمر بن الخطاب سے اور ابو یعلیٰ نے ابو بکر صدیق سے اور ابو ہریرہ سے اور ابن حبان نے عمران بن حصین سے اور حضرت انس سے اور طبرانی نے سمرہ بن جندب سے اور ابن مندہ نے مغیرہ بن شعبہ سے اور ابن

سعد نے ابن عمر سے روایت کیا اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مردہ اس کے اہل کے رونے کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے یہ حدیث کافر مردہ کے حق میں ہے یا ایسے شخص کے حق میں ہے کہ وہ بسبب دوسرے گناہوں کے معذب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اہل میت میت پر روتے ہیں اور اسے عذاب کیا جا رہا ہے اور حدیث سابق کے یہی معنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمائے اور اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کیا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ یعنی کوئی شخص دوسرے کا گناہ نہ اٹھائے گا۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کی وجہ سے ماخوذ نہ ہوگا۔ لہذا علماء حدیث سابق کی تاویل کرتے ہیں بعض تو وہی تاویل کرتے ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی۔ یعنی یہ حدیث کافر میت پر یا فاسق میت پر محمول ہے بعض کہتے ہیں میت سے مراد وہ شخص ہے کہ اس کی عادت رونے اور نوحہ کرنے کی ہو یا یہ حدیث اس شخص کے متعلق ہے کہ اس نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد نوحہ کرنا امام بخاری نے اسی معنی کو اختیار فرمایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میرے بعد میرے گھر والے نوحہ کریں گے اور ان کو اس سے منع نہ کرے اور بعض کہتے ہیں تعذیب سے مراد ملائکہ کا جھڑکنا ہے اس وجہ سے کہ اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی اور حاکم اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتا ہے اور اس پر رونے والا کہتا

ہے ۔ واجبلاہ وسیداہ کرلے پہاڑ اے سید ؟ ۔ اور اس کے مانند تو وہ فرشتے اس کے سینہ کو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا (میں کہتا ہوں) اگر میت اس نوحہ اور رونے سے راضی نہ تھا۔ تو ایسا توبیخ کا مستحق نہیں بعض کہتے ہیں میت اس کے گھر والوں کے خلاف شرع کام کرنے سے (مثلاً رونا پیٹنا) متالم اور رنجیدہ ہوتا ہے طبرانی نے اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت مخرمہ سے روایت کی کہ اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے فرزند کا ذکر کیا جو مر گیا تھا اس کے بعد وہ رونے لگی تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ دنیا میں خوبی کے ساتھ اپنے دوست سے صحبت رکھے اور جس وقت وہ مرے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہے اور بہترین اجر کا مستحق ہو جائے ۔ پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے بلاشبہ جب تم میں سے کوئی روتا ہے تو اس کا دوست اس امر سے عار کرتا ہے ۔ تو اے خدا کے بندو! اپنے مردوں کو عذاب مت دو ۔ اس قول کو ابن جریر نے اور ابن تیمیہ نے اور اکثر ائمہ نے اختیار کیا ہے اور سعید بن منصور نے روایت کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اگر عورتوں کو جنازہ میں دیکھتے تو فرماتے واپس چلی جاؤ ۔ مَاۡزُوۡرَاتٍ وَّ غَیۡرَ مَاۡجُوۡرَاتٍ یعنی گناہ کا بوجھ اٹھانے والیاں اور اجر سے خالی ۔ اور فرماتے تم زندوں کو فتنے میں ڈالتی ہو اور مردوں کو نوحہ وغیرہ کر کے ایذا پہنچاتی ہو اور یحییٰ بن سعید نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ بدترین آدمی میت کے لئے اس کے وہ گھر والے

ہیں جو اس پر روتے ہیں اور اس کا قرض ادا نہیں کرتے

باب اس بارہ میں جو چیز میت کو قبر میں نفع پہنچاتی ہے

ابونعیم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مومن بندہ مرجاتا ہے اس کے عمل لکھنے والے دونوں فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار تونے ہمیں اپنے بندے کے عمل لکھنے پر موکل کیا ہوا تھا۔ اب تونے اس کی روح کو قبض کرلیا تو ہم کو اجازت دے تاکہ ہم آسمان پر رہیں حکم ہوتا ہے ہمارا آسمان فرشتوں سے پُر ہے وہ میرے لئے تسبیح کرتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں الٰہی ہمیں اجازت دے کہ ہم زمین میں رہیں تو حکم ہوتا ہے ہماری زمین بھی فرشتوں سے پُر ہے اور وہ میری تسبیح کرتے ہیں۔ تو تم میرے اسی بندے کی قبر پر بیٹھ جاؤ میری تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کہو اور روز قیامت اسی حال میں رہو اور اس تسبیح اور تہلیل کا ثواب میرے بندہ کے نامۂ اعمال میں لکھو ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم مومن کامل کے لئے ہے کہ وہ چار گروہ ہیں (نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح) اور ابن ابی الدنیا نے اور ابونعیم نے حلیہ میں ثابت بنانی سے روایت کی کہ جب مسلمان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال صالحہ اس کا احاطہ کرلیتے ہیں اور اس کے بعد عذاب کا فرشتہ آتا ہے اس فرشتے کو اس کے اعمال صالح کہتے ہیں تو اس سے دور ہو۔ اگر میرے سوا اس کا کوئی نہ ہوتا تب بھی تو اس تک نہ پہنچ سکتا صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی مرتاہے تین چیزیں اس کی پیروی کرتی ہیں۔ رشتہ دار اور مال اور عمل۔ دو چیزیں واپس چلی جاتی ہیں اور عمل اس کے پاس رہتا ہے اور ابن ابی الدنیا نے یزید بن منصور سے روایت کی۔ کہ جو آدمی قرآن پڑھتا ہے اس کے مرنے کے وقت جب عذاب کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں تاکہ اس کی روح کو قبض کریں تو قرآن آکر کہتا ہے اے پروردگار یہ میرا مسکن ہے کہ تو نے اس میں مجھے ساکن کیا۔ تب حق تعالے فرماتا ہے۔ قرآن کے لئے اس کے مسکن کو چھوڑ دو اور اصبہانی نے ابی منہال سے روایت کی کہ مردے کے لئے کوئی رفیق زیادہ محبوب اس کی قبر میں استغفار سے زیادہ نہیں ہے۔ اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت آدمی مرتا ہے۔ تو عمل اس کا منقطع ہوجاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ ایک صدقہ جاریہ یعنی وقف۔ دوسری چیز علم کہ آدمی اس سے نفع حاصل کریں۔ یعنی لوگ اس کے مرنے کے بعد اس کے علم سے منتفع ہوں یعنی وہ شاگردوں کو پڑھا کر چھوڑ جائے یا علم دین کی کتابیں تصنیف کرکے چھوڑ جائے تیسری چیز نیک اولاد چھوڑ جائے کہ اس کے لئے دعا کرے۔ اور احمد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے چار چیزیں روایت کیں اور چوتھی چیز مرابط فی سبیل اللہ بیان کی یعنی جو شخص خدا کے واسطے اہل اسلام کی محافظت کے لئے کفار کے راستہ میں جہاد کی نیت سے بیٹھا ہو اور مرجائے تو اس کی

موت کے بعد بھی اس کا عمل جاری رہتا ہے اور ابن ماجہ نے اور ابن خزیمہ نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ
مسلمان کو اس کی موت کے بعد اس کی نیکیوں سے پہنچتا ہے وہ علم ہے جو
مخلوق میں پھیلایا گیا ہو یا نیک لڑکا چھوڑا ہو یا قرآن شریف چھوڑا ہو کہ
لوگ اس کی تلاوت کریں یا مسجد یا مسافر خانہ بنایا یا نہر جاری کی - یا
صدقہ حالت صحت میں اپنے مال سے دیا تو بعد موت اس کو ملیگا - اور ابو نعیم
نے سات چیزوں کو ذکر کیا - ان میں ایک کنواں کھودنا یا درخت لگانا - اور
ابن عساکر نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی - کہ رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جو شخص ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم دین کا کسی
کو سکھائے اور وہ جاری رہے تو اس کا ثواب قیامت تک اس کے اعمال نامہ
میں لکھا جائیگا - اور طبرانی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بہشت میں اپنے بندہ صالح کے لئے
درجہ بلند کرے گا - وہ بندہ کہیگا الہٰی ! یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا - اللہ تعالیٰ
فرمائیگا یہ درجہ تجھ کو تیری اولاد کے استغفار کرنے کے سبب سے ملاہے اور
نیز ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک آدمی کو مثل پہاڑ کے قیامت کے روز نیکیاں پہنچینگی - وہ
کہیگا یہ کہاں سے آگئیں - کہا جائیگا تیرے لڑکے کے استغفار کے سبب سے ہیں
اور صحیح مسلم میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص نیک طریقہ جاری کرے یعنی نیکی کو رواج دے

تو اس کو ثواب اس نیکی کا ہوتا ہے اور جن آدمیوں نے اس نیکی پر عمل کیا ہے ان سب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کی نیکیوں میں کمی ہو اور جو شخص برے طریقہ کو جاری کرے یعنی بدعمل کو رواج دے اس کو اس عمل کا گناہ ہوتا ہے اور جن لوگوں نے اس کے رواج دادہ بدعمل کو کیا ہے ان سب کے گناہ کے برابر اس کو گناہ ہوتا ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے گناہوں میں کچھ کمی ہو اور ابن سعد نے رجا ابن حیوٰۃ سے روایت کی کہ سلیمان بن عبدالملک سے کہا گیا کہ جو چیز خلیفہ کو قبر میں محفوظ رکھتی ہے یہ ہے کہ وہ بعد اپنے کسی صالح آدمی کو خلیفہ مقرر کرے۔ نیز بیہقی اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مردہ قبر میں مگر وہ غرق ہونیوالے اور فریاد کرنے والے کی طرح انتظار کرتا ہے دعائے خیر کی کہ پہنچے اس کو اس کے باپ یا ماں یا فرزند یا معتمد دوست کی طرف سے جب دعائے مغفرت اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقیناً حق تعالیٰ اہل زمین کی دعا کو اہل قبور پر پہاڑوں کی مثل داخل کرتا ہے اور فرمایا بلاشبہ زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف استغفار ہے ابن ابی الدنیا نے سفیان سے روایت کی کہ جس طرح زندہ لوگ کھانے اور پینے کے محتاج ہیں مردے دعا کے اس سے زیادہ محتاج ہیں اور اکثر علماء سے منقول ہے اور اس پر اجماع ہے کہ زندوں کی دعا سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے اور دلیل اس کی قرآن سے ہے قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۝ (ترجمہ)

اور جو لوگ مہاجر اور انصار کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے اے رب ہمارے تو ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ــــ اور طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ میری امت امتِ مرحومہ ہے۔ جب وہ قبر میں داخل ہوگی تو گنہگار ہو گی۔ اور جب قبر سے نکلیگی تو بے گناہ ہوگی ان کے لئے مومنوں کے استغفار کرنے کی وجہ سے گناہ دور ہو جائیں گے اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری والدہ اچانک مر گئی ہے اور کچھ اس نے وصیت نہیں کی اور میں گمان کرتا ہوں اگر اسے بات چیت کرنے کی مہلت ملتی تو تصدق کرتی تو کیا اگر میں تصدق کروں اس کو ثواب ہوگا (یعنی اس کی طرف سے) آپ نے فرمایا ہاں ثواب ہوگا۔ بخاری نے ابن عباس سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں کا انتقال ہو گیا اور میں موجود نہ تھا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں اس کو نفع پہنچیگا آپ نے فرمایا ہاں! تو سعد نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کو گواہ کرتا ہوں میرا باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے اور احمد نے اور اصحاب سنن اربعہ نے سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میری ماں مر گئی ہے اس کے لئے کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا صدقہ افضل ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا ثواب اس کنوئیں کا سعد کی ماں کے لئے

ہے اوراسی طرح بسند صحیح طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی صدقہ نفل کرے تو چاہیئے کہ کرے اس
صدقہ کو اپنے والدین کی طرف سے تو ثواب اس صدقہ کا اس کے ماں باپ کو ہوگا
اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا اور اسی طرح طبرانی نے معاویہ بن جیدہ سے روایت
کی اور طبرانی نے روایت کی اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی گھر والا کہ کوئی شخص ان میں سے مرا
اور اس کی طرف سے بعد موت تصدق کریں مگر ہدیہ لے جاتا ہے اس کے لئے
جبریل ایک طبق نور سے بھرا ہوا اور کھڑا ہوتا ہے اس کی قبر پر اور کہتا ہے اے
گہری قبر والے یہ ہدیہ تجھ کو تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اس کو قبول کر تو وہ
ہدیہ اس کو دیا جاتا ہے وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اس کے ہمسایہ غمگین
ہوتے ہیں کہ ان کی طرف ہدیہ نہیں بھیجا گیا اور ابن ابی شیبہ نے سعید بن سعید
سے روایت کی کہ اگر میت کی طرف سے ایک پایہ بھی صدقہ کیا جائے وہ ضرور
اس کو پہنچتا ہے اور طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ ایک عورت نے
عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں؟
آپ نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا۔ تو ادا کرتی اس نے کہا ہاں یا رسول
اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو آپ نے فرمایا اپنی ماں کی طرف سے حج کر۔ اسی طرح بزار
نے اور طبرانی نے بسند حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور طبرانی نے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص مُردہ کی طرف سے حج کرے تو حج کرنیوالے کو بھی اسی قدر ثواب ہوتا
ہے اور بیہقی اور اصبہانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے والدین کے لئے حج کرتا ہے (یعنی ان
کے مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھتا ہے اور
اس کے ماں باپ کو کامل حج کا ثواب ملتا ہے اور فرمایا اس سے بہتر صلۂ رحم
نہیں کہ رشتہ دار کی موت کے بعد اس کی طرف سے حج کرے اور ابن ابی شیبہ نے
عطا اور زید بن اسلم سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
میں اپنے مُردہ باپ کی طرف سے غلام آزاد کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ نیز عطا سے
روایت ہے کہ بعد موت غلام کے آزاد کرنے اور حج کرنے اور صدقہ کا ثواب میت
کو پہنچتا ہے۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن وحسین علیہما السلام
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے غلام آزاد کرتے تھے۔ ابن سعد نے قاسم بن
محمد سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی طرف سے اپنے
مال قدیم سے اس امید پر کہ میرے بھائی کو نفع پہنچیگا اس کی موت کے بعد غلام
آزاد کرتی تھیں۔ اور ابو الشیخ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی کہ عاص نے سو غلام آزاد کرنے کی
وصیت کی تھی۔ ازانجملہ ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے۔ آپ نے فرمایا صدقہ
اور حج اور غلام کا آزاد کرنا صرف مسلمان کی طرف سے ہوتا ہے اگر مسلمان ہوتا ہے
اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے حجاج بن دینار سے روایت کی

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ تمام نیکی یہ ہے کہ
اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزے کے ساتھ ان کیلئے
روزے رکھے اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان کے لئے صدقہ دے۔ اور صحیحین میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص مرا اس پر روزہ واجب تھا تو اس کی طرف سے اس کا قریبی رشتہ دار
روزہ رکھے۔ مسلم نے اپنی صحیح میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک
عورت نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری ماں پر دو مہینے کے
روزے واجب تھے اگر میں اس کی طرف سے روزے رکھوں تو اس کو کفایت
کریگا۔ آپ نے فرمایا ہاں! پھر دریافت کیا میری ماں نے کبھی حج نہ کیا
تھا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں اس کو کفایت کریگا۔ آپ نے
فرمایا ہاں! جب ثابت ہوا کہ ثواب عبادت بدنی مثل نماز روزہ اور حج
اور عبادت مالیہ مثل صدقہ اور غلام آزاد کرنا اور کنواں کھدوانا ان
چیزوں کا ثواب میت کو پہنچتا ہے لہٰذا جمہور فقہا نے فرمایا۔ ثواب قرأت
قرآن اور اعتکاف وغیرہ کا اور ہر عبادت کا میت کو پہنچتا ہے۔ امام ابوحنیفہ
اور امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح فرمایا
ہے جو لوگ میت کو ثواب پہنچنے کے قائل نہیں۔ وہ اس آیت سے دلیل
پکڑتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ترجمہ۔ انسان کے لئے
صرف وہی ہے جو اس نے سعی کی ــــ جواب اس کا یہ ہے کہ جب نصوص
مذکورہ اور اجماع سے اور اللہ تعالےٰ کے اس قول سے

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ہم مومنوں کو جنت میں ان کی اولاد سے ملا دینگے
ثابت ہوا کہ کبھی غیر کے اعمال سے بھی فائدہ پہنچتا ہے تو تاویل اس آیت کی
واجب ہوئی بعض نے کہا یہ آیت اللہ تعالیٰ کے اس قول اَلْحَقْنَا بِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ سے منسوخ ہے اور بعض نے کہا کہ یہ حکم خاص ہے۔ امت ابراہیم
اور امت موسیٰ کے لئے۔ اور بعض نے کہا کہ لام اس آیت میں علیٰ کے معنے
میں ہے یعنی لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ اور بعض نے کہا مراد
اس آیت میں انسان سے کافر ہے اور سیاق کلام کا قرینہ اس پر دال ہے
اور فقیر کے نزدیک اس کی یہ تاویل ہے کہ سعیٰ کے معنی جدّ اور کوشش کے
ہیں جو کسی کام کے متعلق ہو تو یہ معنی ہوئے جو کام انسان کرتا ہے۔ جو کچھ اس
کی نیت اور قصد اس کام میں ہوتا ہے وہی اس کو پہنچتا ہے جیسا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوَی سوائے اس کے نہیں ہر آدمی کے لئے ہے جو
فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ اس نے نیت کی تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور
وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ رسول کیلئے ہے تو ہجرت اس کی اللہ اور اس کے
وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف
يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا ہے کہ اس کو لے اور عورت کی طرف ہے کہ اس سے
فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ نکاح کرے تو اسکی ہجرت ان ہی چیزوں کیلئے ہے

حافظ شمس الدین بن عبدالواحد نے فرمایا قدیم زمانہ سے ہر شہر میں مسلمان جمع ہوتے

ہیں اور مُردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہیں۔ لہذا اجماع ہوا۔ اور خلال نے شعبی
سے روایت کی کہ انصار میں جب کوئی ان سے مرتا تھا تو اس کی قبر پر جاکر قرآن
پڑھتے تھے۔ اور ابو محمد سمرقندی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور
انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو شخص قبرستان میں گیا
اور اس نے گیارہ بار قُلْ هُوَاللّٰهُ پڑھکر اس کا ثواب مردوں کو بخشا اس
کو مردوں کی تعداد کے موافق ثواب دیا جاتا ہے اور ابو القاسم نے سعد بن علی
سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہو بعدہٗ وہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر پڑھے اور جو کچھ پڑھا ہے ثواب اس کا اہل قبور
مومنین اور مومنات کو بخشے تو تمام مردے قیامت کے روز اس کے لئے
سفارش کریں گے۔ اور عبد العزیز صاحب خلال نے اپنی سند سے حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص قبرستان میں سورہ یٰسین پڑھے تو مردوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی
ہے اور مردوں کی تعداد کے موافق اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی
ہیں۔ قرطبی نے کہا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں پر
یٰس پڑھو۔ جمہور کہتے ہیں مرنے کے وقت پڑھے اور عبد الواحد مقدسی
نے کہا قبروں کے پاس پڑھے اور محب طبری نے کہا دونوں حالتوں میں
پڑھے۔ احیاء العلوم میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ
جس وقت قبرستان میں داخل ہو تو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور

قل ھواللہ احد پڑھے اوراس کا ثواب قبرستان کے مردوں کے پہنچائے اور سورہ فاتحہ کا میت کے سرہانے پڑھنا اور سورہ بقر کا خاتمہ اس کے پائنتی پڑھنا حدیث ابن عمر سے اوپر گذرا ہے اور سورہ بقر کا اول پڑھنا میت کے پائنتی حدیث علا بن الحلاج سے سابقاً گذرا ہے واللہ اعلم۔

باب موت کیلئے اچھے اوقات

ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو رمضان پورا ہونے کے وقت مرنے کا اتفاق ہوا یا عرفہ پورا ہونے کے وقت مرنے کا اتفاق ہوا یا صدقہ دینے کے وقت مرنے کا اتفاق ہوا سو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور ابونعیم نے حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سلف اس بات کو پسند کرتے تھے جس کا مرنا کسی عمل صالح کے نزدیک ہو (جیسے حج یا عمرہ یا روزہ رمضان یا جہاد وغیرہ) اور احمد نے روایت کی حذیفہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا یا روزہ رکھا یا برائے خدا صدقہ دیا اور اس پر اس کا خاتمہ ہوا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرا اس نے قبر کے عذاب سے پناہ پائی۔ اور روز قیامت کو آئے گا اور اس پر علامت شہیدوں کی ہوگی۔

باب اس امر میں کہ جسم انبیا علیہم السلام اور شہدا کے قبر میں خاک نہیں ہوتے

حاکم نے اور ابو داؤد نے حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز تم مجھ پر بہت درود شریف پڑھو۔ یقیناً تمہارا درود شریف میرے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درود شریف آپ پر کس طرح پیش کیا جائیگا۔ جبکہ آپ بوسیدہ ہو جائیں گے یعنی خاک ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ ابن ماجہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو اسی کی مثل ہے۔ امام مالک اور بیہقی وغیرہ نے روایت کی کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اُحد پہاڑ کے راستے سے نہر لائے کہا ہر شخص اپنے شہید کو اس جگہ سے نقل کرے۔ چنانچہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن حسود و عبداللہ بن عمرو بن حرام کو اس جگہ سے اٹھا کر نقل مکان کیا اور بدن ان مذکورہ شہدا کے صحیح سالم تھے اور ان سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور کسی زمین کھودتے وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لگی اور ان سے خون جاری ہوا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا اور شہدا کی ارواح اعلے علیین میں ہوتی ہیں لیکن علاقہ ان کا بدن سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت دوسروں کے اسی لئے ان کو زندہ کہتے ہیں۔ یہی حال صدیقوں اور صالحوں یعنی اولیاء کا ہے طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے لئے اذان دیتا ہے وہ

شہیدوں کی طرح خون سے آلودہ ہے جب مرجائیگا اس کی قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ قرطبی نے کہا ظاہر یہ ہے اس کو مٹی نہ کھائے گی۔ ابن مندہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت حامل قرآن مرتا ہے اللہ تعالیٰ زمین کی طرف وحی بھیجتا ہے اس کا گوشت مت کھانا زمین کہتی ہے اے پروردگار میں اس کا گوشت کس طرح کھا سکتی ہوں جبکہ تیرا کلام اس کے پیٹ میں ہے۔ ابن مندہ نے کہا۔ اس بارہ میں ابوہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور مروزی نے کہا قتادہ سے روایت ہے اس جسم پر زمین مسلط نہیں ہوتی جس نے گناہ نہ کیا ہو۔ میں کہتا ہوں بندگان صالح یعنی اولیاء اللہ کہ ان کے دل اور بدن صلاح پائے ہوئے ہیں۔ گناہوں سے محفوظ اور مغفور ہیں۔ زمین ان کے جسم پر مسلط نہیں ہوتی۔ جیسا کہ شہیدوں کو تلوار گناہ سے پاک کر دیتی ہے واللہ اعلم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ سید العرب والعجم۔

۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء

مولوی ابوالریان محمد رمضان فاضل حزب الاحناف

لاہور

ہر قسم کی اسلامی کتب ملنے کا پتہ

نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور ۲

تصنیفات اعلیحضرت مولنا احمد رضا خاں صاحب بریلوی

الامن والعلی - حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دافع البلا کہنے کے اثبات واحقاق اور شرکیات طائفہ وہابیہ کے ابطال وازہاق میں یہ بے مثل کتاب ہے قیمت ۲-۸-۰

الاستمداد - یہ تین سو ساٹھ شعر کا مبارک قصیدہ سلیس اردو میں جس میں غیر مذاہب کے دو سو تین اقوال نامناسب معہ شرح وتکملہ ۱-۸-۰

الکوکبۃ الشہابیہ - اثبات ضلالت غیر مذاہب میں یہ مبارک کتاب ہے جس میں ان کے پیشوا کی کتابوں سے اس کے اقوال اور کتب علماء سے ان پر حکم کفر وضلال بہ نشان صفحات دیا ہے - قیمت ۱۲ر

الیاقوتۃ الواسطہ - شغل برزخ کے اثبات اور وہابیہ کے ابطال اور اسکات میں یہ مبارک فتوی ہے - قیمت ۴ر

احکام شریعت - مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ، حاوی احکام شرعیہ، معدن نکات لطیفہ، مخزن اسرار عجیبہ حصہ اول ۱-۰-۰ حصہ دوم ۱-۰-۰ حصہ سوم ۱-۰-۰

اسماع الاربعین - شفاعت کا سہرا شب اسری کے دولہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر بڑی اعلیٰ کتاب ہے - ۲ر

الملفوظ جس میں مسلمانان عالم کے لئے ایک اعلیٰ ترین دستور العمل ہے
حصہ اول ۱-۰-۰ حصہ دوم ۱-۸-۰
حصہ سوم ۱-۰-۰ حصہ چہارم ۱-۰-۰

الصمصام علی مشکک فی آیت علوم الارحام - نصاری کے ایک زبردست اعتراض کا جواب قیمت ۴ر

تصنیفات اعلیحضرت مولینا احمد رضا خاں صاحب بریلو

اقامۃ القیامہ۔ اکابر اولیاء و
علماء کے پاک ارشادات مسئلہ قیام
میلاد مبارک میں بے نظیر کتاب ہے
قیمت ۸/

ازالۃ العار۔ درباب ممانعت
مناکحت از سائر اہل بدعت بالخصوص
از غیر مقلدین اعلیٰ کتاب ہے قیمت ۵/

الادلۃ الطاعنہ جس میں روافض کی
اذان کے متعلق انہی کے اکابر کا قول ہے
کہ اذان میں کچھ الفاظ کا اضافہ کر لیا ہے
اور وہ کھلا تبرا ہیں قیمت ۲/

الجام الصاد عن سنن الضاد جس
میں نفیس بیان سے واضح کیا ہے کہ ضاد
کو قصداً ظا پڑھنا ناجائز ہے۔ ایسے
لوگوں کی نماز باطل ہوتی ہے۔ دال

پڑھتے ہیں۔ یہ تفصیل حق و مرض
مشابہت سے بچنے کی یہ سبیل
ضاد کے مخرج کی واضح تحقیق
قیمت صرف

انباء المصطفیٰ مسلمانوں کا
ہے کہ کشتی امت کے ناخدا
انبیا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و
ماکان و مایکون کے
اور انہیں مصیبت میں پکارنا
و حاجت روا جاننا درست ہے

تذکرۃ المعاد کا ترجمہ مسمی نافع
چھپنے والا ہے یہ رسالہ نایاب ہو
ابو الریان محمد رمضان فاضل حزب
نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ
ابو البرکات جناب سید احمد ناظم مدرسہ